بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لائبہ ارشد نے یہ ناول (عشق کا جادو) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (عشق کا جادو) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

گلگلتی حُسن دیکھ کر وہ ٹھٹک سی گئی تھی۔اُس نے سُنا تھا کہ گلگت اور گلگت کے لوگ خاص طور پر بچے بے حد حسین ہوتے ہیں۔لیکن آنکھوں دیکھ کر وہ حیران تھی، کہ اللہ نے اِن تمام لوگوں کو کتنی فُرصت سے بنایا تھا۔۔

نیلی، ہری آنکھیں گھُنگھرالے بھورے بال سُرخ گُلابی ہونٹ۔۔۔اور بلا کی شرم وحیا۔۔۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں نے ہی اپنے آپ کو ایک عام اور سادہ سے سکارف میں لپیٹ رکھا تھا۔۔۔اُس پر بھلے ہی کوئی خاصیت نہیں تھی۔۔ میل تھی لیکن وہ عام سا سکارف بھی بہت خاص ہو گیا تھا، جب وہ کسی کے بالوں کو ڈھانپ رہا تھا۔۔

کوئی بچی اُس قیام گاہ پر کھوا بیچ رہی تھی، تو کوئی پھولوں سے بنے سر پر پہننے والے تاج۔۔۔

بچے بھی اُن کی طرح خوبصورت تھے۔۔۔

اور وہ بھی اپنی روزی کمانے میں مصروف تھے۔۔۔۔

"حِرا اُٹھو سردی ہو رہی ہے۔۔۔اپنے ہوٹل کی طرف جاتے جاتے بھی اگھنٹہ لگے گا۔۔۔"

"ہممم چلو۔۔۔" حِرا نے خودی کو کہا اور خودی کو جواب دیا۔۔اور اُٹھ گئی۔۔۔

کتنے ہی سالوں سے وہ ایسی ہی تھی لیکن نہیں کوئی تھا اُس کے ساتھ۔۔۔

کوئی تو تھا۔۔۔کون تھا، اُس کا اپنا، یا اُس سے بچھڑ گیا تھا وہ، یا دور چلا گیا تھا، مگر قریب یوں تھا جیسے روح ہو۔۔۔

^****^**^*************************************

میٹرک کے امتحانات دے کر وہ فارغ تھی۔۔۔"حِرا بیٹا کُچھ اور کام کر لیا کرو سوائے اُس موبائل کے کرتی کیا ہو..."سمرین اپنی لاڈلی اور خوبصورت اکلوتی بیٹی پر ویسے ہی قربان رہتی تھیں، لیکن ہر وقت کی فکر تھی اُس کی۔۔۔

ضد پر آنے سے پہلے ہی ہر خواہش اُس کی پوری ہوتی آئی تھی۔۔۔ماں باپ کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی ہونا ہی وجہ تھی۔

حرا وہیں صوفے پر آری ترچھی ہوتے ہوئے بولی۔۔۔"جی ماؤ میں کیا کرو اور آپ ہی بتائیں۔۔۔"

"بس یہی تو کرنا ہے تم نے۔۔۔اُٹھو اور آگے پڑھنے کی ابھی سے تیاری کرو نا۔۔۔کسی اچھی اکیڈمی میں شروع کر لو آگے کی پڑھائی پھر جب رزلٹ آجائے تو کالج بھی دیکھ لینا۔۔۔ابھی کیا چار پانچ مہینے ایسے ہی زائع کرو گی بھلا۔۔۔"

"جی ماؤ کرتی کل پرسو۔۔" حرا مدھم سی آواز میں بول کر دوبارہ موبائل پر لگ گئی۔۔۔

سمرین واپس سبزی بنانے میں لگ گئی۔۔۔

حرا نے کسی ڈرامے میں ہیروئن دیکھی تھی جو اپنی ماں کو "ماؤ" کہتی تھی اور لاڈلی بھی وہ حرا کی طرح تھی تو بس حرا اور وہ چیز کاپی نہ کرے جو اُسے الگ لگے ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔

موبائل پر اُسے وہی جنون تھا گیمز کا لیکن فیسبک کے ایک گروپ میں اُس کی دوست نے اُس کو ایڈ کیا۔۔ آرمی گروپ۔۔۔

لیکن یہاں کہانی الگ تھی۔۔۔

وہ صرف ایک تصویر پر اپنا سب کُچھ دے بیٹھی تھی، پھر وہ اُس کیپٹن کی اصلی آئی ڈی تک پہنچی تھی۔۔۔

لیکن ایک ایک بات کا خیال تھا اُسے۔۔ کبھی کوئی پوسٹ غلطی سے بھی لائیک نہیں کی تھی اُس نے۔۔۔ ہر تصویر سیو ضرور کر لیتی لیکن کبھی بھی اُس نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی جس سے کسی کو شک ہو۔۔۔ وہ کیپٹین مُعید پر قربان تھی۔۔۔

اُس کی آنکھیں جن میں ہر وقت، ہر تصویر میں اُسے چمکتے جگنو نظر آتے تھے۔۔۔وہ ابھی تک اُس کی آنکھوں میں جھانکنا چاہتی تھی۔۔۔

سب کچھ پڑھ لینا چاہتی تھی۔۔۔سب کچھ جان لینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

****

"حرا اب کونسی خوبصورتی دیکھنی ہے۔۔۔؟" پھر اُسی طرح سوال اندر سے۔۔۔

"اب۔۔۔چلو آج رات خواب میں بتانا کونسی دیکھنے چلیں۔۔۔۔"

"ہاں! چلو یہ ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ اپنے سے کیے سوالوں کے جواب دیتی جاتی، لیکن کوئی تھا، جو اُس کے اندر بس گیا تھا۔

وہ گلگت اکیلی ہی آئی تھی، کیوں کہ جانتی تھی۔وہ ساتھ ہونا چاہیے جسے وہ ساتھ ہی ہے۔۔۔دوستیوں میں کبھی بہت زیادہ وہ گھُسی نہیں۔

اکیلے رہنا اُسے اچھا لگتا تھا۔۔۔نازک سی تو تھی وہ لیکن مضبوط تھی۔۔۔۔

وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔آنکھیں بند کرتے ساتھ ہی اُس کو ایک ہی چاہ ہوتی تھی کہ نیند آئے اور زندگی شروع ہو۔۔۔

New Era Magazine

وہ جب سوتی تھی، تب خوابوں کو جیتی تھی۔جب جاگتی تھی تب وہ احساس کو جیتی تھی۔۔۔

کبھی بھی زندگی کو گزارنے کا نام نہی دیا بلکہ زندگی کو جیا اور ہر ایک کو بھی یہی کہا کہ زندگی کو جیو تاکہ وہ تمھے جیے۔۔۔زندہ رہنا زندگی نہیں بلکہ زندہ دل رہنا زندگی کا نام ہے۔

آنکھیں بند ہوئی تو فوراً ہی نیند نے آگھیرا۔۔۔

پُر سکون ماحول تھا ہر طرف ہری بھری گھاس تھی۔۔۔ہلکی ہلکی بوندا باندی تھی۔۔۔چائے کے ڈھابے پر چائے والی کیتلیوں سے دھواں لوگوں کو اپنی طرف بُلا رہا تھا۔۔۔"چلو حرا چائے پیتے ہیں پھر گھر واپس۔۔۔"

"ہاں چلو پیتے ہیں۔۔۔"

وہ دونوں ڈھابے کی طرف چل دیے۔۔۔حرا چائے پیتے ہوئے مسلسل اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

"شادی کرلو حرا پلیز۔۔۔"

حرا کی پلکیں جھپکی،"آئندہ یہ بات نہ کرنا۔۔۔"

"ارے کیوں۔۔۔؟"

"بس نہ کرنا۔۔۔"

New Era Magazine

"اپنی باتیں کرو اور میرے سے کرو، کرتے چلے جاؤ۔۔۔رات کا پہر لمبا ہو تا جائے بس۔۔۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مُسکرائے۔۔۔

ایک رات اُس نے سوچ لیا آج تو لازمی میسیج کرے گی۔۔۔وہ انجان تھی یہ رات لازمی آئے گی لیکن وہ نہیں ہو گا۔۔۔ میسیج لکھا۔

"اسلام و علکیُم۔۔۔"

"آئے ایم یور بگسٹ فین بیسٹ آف لک فار یور مشنز۔۔۔"

(i am ur biggest fan best of luck for ur missions)

اور بھیج دیا۔۔۔

میسیج اُسکی آئی ڈی پر کیا گیا تھا۔۔۔اور وہ نشان بھی آگیا تھا کہ میسیج اُس کو مِل چُکا ہے۔۔۔

New Era Magazine

ساری رات اُس کے تصویریں دیکھ دیکھ کر گزار دی۔۔۔

فجر کے وقت اپنے کمرے سے باہر آئی تو اپنے بابا کو ٹی وی کے آگے پایا۔۔۔جو کہ نماز پڑھ کر آتے ساتھ ہے خبروں کو دیکھنے کے عادی تھے۔۔۔

"سلام بابا چائے بنادو۔۔؟" حِرا نے پوچھا۔

"نہیں بیٹا مولوی صاحب کے گھر سے پی کر آیا ہوں آج۔۔۔"

"جی ٹھیک۔۔۔"

وہ اکثر مولوی صاحب کے ساتھ اُنکے گھر بھی چلے جاتے۔۔۔

مسجد میں امامت اپنی مرضی سے کرتے تھے۔۔۔جبکہ ایک بیٹا حِرا کی عمر کا تھا اور دوسرا بیٹا ڈاکٹر تھا اور شادی شدُہ تھا۔۔۔

اُن کے پاس بھی ہر آسائش تھی۔۔۔اور ٹھیک ٹھاک (رئیس) لوگ کہلاتے تھے۔۔۔

حرا کمرے کو لوٹنے لگی تھی۔۔۔لیکن بریننگ نیوز نے اُسے روک لیا۔۔

وزیرستان حملہ، شہدا، اُن میں کیپٹن مُعید، ناموں کی فہرست چل رہی تھی اُن میں اُسکی خاموش محبت بھی خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

حرا ایک منٹ بھی اور کھڑی نہ رہ سکی۔۔۔فوراً کمرے کی طرف بھاگی اور موبائل پے لائیو نیوز چینل کھولا۔۔۔

New Era Magazine

"یہ کیسے۔۔۔؟"

نہ کبھی اُس کی آواز سُنی تھی نہ اب کبھی سُننے کو ملے گی۔۔

نہ کبھی اُس کی آنکھوں کو پڑھ پائی تھی نہ اب کبھی دیکھو گی۔۔۔

نہ کبھی اُسے اپنے سامنے دیکھا تھا۔۔۔نہ کبھی دیکھ پاوں گی۔۔۔

مُحبت بھی تھی تو کیسی۔۔۔عجیب سی نہ کبھی دیکھا،نہ کبھی سُنا،نہ کبھی ملی،نہ کبھی بات کی

محبت کی بھی تو بغیر وجہ کے کی،بغیر جانے کی اور کھو دی۔۔۔

کھوئی کھوئی محبت اُسے مل چُکی تھی۔

عشق کا جادو تھا یا محبت کا خمار ایسی غزب کی محبت ہوئی کہ کبھی نہ ختم ہوئی،ایسا عشق ہوا جس میں قربت ایسی تھی کے نہ عشق کم ہوا نہ فاصلہ کم ہوا۔۔۔

قربت ہو تو محبت رہ جاتی ہے۔،ذمہ داری کو محبت کہہ دیا جاتا ہے۔۔۔،

New Era Magazine

لیکن دوری ہو تو عشق قائم رہتا ہے۔۔

اور حِرا پر تو تھا بھی عشق کا جادو وہ جادو جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا تھا۔۔۔

ایسا جادو تھا جو اُسے بتا کر ہو رہا تھا، آہستہ آہستہ لیکین یہ سب اُس عمر میں تھا، جس عمر میں محبت کے "م" کو سب سمجھتے ہیں لیکن اِس کو کرنا کوئی نہیں سمجھتا۔۔۔۔

عمر کے حساب سے تو کوئی نہیں چلنا چاہتا۔۔
لیکن وقت کے حساب سے نا چاہتے ہوئے بھی چلنا پڑ نا تھا۔۔۔

اُسی وقت نیم بیہوشی میں گُم ہو گئی وہ۔۔روتے روتے بہہ چکی تھی۔۔نیم بیہوشی یوں تھی جیسے وہ اُس کو ملنے ہی آیا تھا۔۔۔

تم چاہتی ہو میں تمہارے ساتھ رہو؟

ہاں۔۔

بس ٹھیک ہے کرتی رہو محبت۔۔ جتنی مرضی کرو کوئی نہیں روکے گا۔۔

میں روز ملنے آؤں گا کہیں جا کر شائد مجھے بھی تمہاری اِس عجیب سی محبت سے محبت ہو جائے

جب تک تم کسی اور کی نہیں ہو جاتی تب تک میں آؤں گا اپنی گرفت میں رکھوں گا

جس دن تمہارے دل میں زرا سا بھی احساس ہوا نئی محبت کا اُس دن آخری دن ہو گا میرا
تمہارے ساتھ

لیکن کیسے۔۔۔

New Era Magazine

جیسے اب۔۔۔۔

پسینے میں بھیگے وجود کو سمرین کب سے سہلا رہی تھی۔۔۔

حرا ہوش میں آتے ساتھ ہی بیٹھی اور زور زور سے رونے لگی۔ سمرین کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی

حِرا کیا بات ہے سنمبھالو خود کو میں تمہارے ابو کو فون کرو،؟ میری جان کُچھ تو بتاؤ۔۔۔ اور پھر حرا نے پہلے دن سے لے کر خواب میں مُعید کی آمد بھی بتا دی۔۔۔

کیا تھی یہ مُحبت کیسی تھی یہ محبت

کیا خبر تھی اُس کو کہ وہ دنیا سے چلا جائے گا لیکن اُس کی دنیا میں آ جائے گا

حرا کی ایک نئی اور اُنوکھی دنیا شروع ہو گئی تھی

ہر نظر سے دور، کوئی بھی بُری نظر نہیں لگ سکتی تھی اُس کی دنیا کو اُسکے پیار کو،

اُسکے ساتھ کو

اسکی محبت میں کوئی بھی رُکاوٹ نہیں تھی۔۔۔

لیکن ایک بات کا خوف تھا

کہ جس دن کوئی اور آیا تو مُعید چلا گیا تو۔۔۔

لیکین ابھی تو وہ جی رہی تھی جینا چاہتی تھی مُعید کے ساتھ۔۔

New Era Magazine

روز رات کو ایک نئے خواب کے ساتھ وہ آتا

ہر رات وہ اُسکے ساتھ خوب باتیں کرتی تھی

کوئی نہیں سُنتا تھا کوئی نہیں جانتا تھا

کیا باتیں کیسی باتیں وہ آوازیں کیسی تھیں وہ دھڑکنیں کیسی تھی

وہ سرگوشیاں

وہ کھکھلاہٹیں

وہ مسکراہٹیں سب ایک ساتھ تھیں لیکن ایک الگ دنیا میں وہ دنیا وہ خواب جو چاہ کر بھی ادھورے رہ جاتے لیکن خوابوں کو جینا ایک الگ عشق کا جنون تھا

New Era Magazine

حرا سارا دن انتظار کرنے لگی رات کا اور وہی اُس کے لیے راتیں اور نیندیں چھوٹی ہو گئیں

ماں کو فکر تو تھی لیکن وہ سکون میں تھی اُن کو اکثر ہی حرا کی باتوں پر یقین نہیں آتا تھا

اب وہ ایک ہفتے سے گلگت میں تھی مُعید نے کہا تو وہ چل دی تھی

اُس رات پہلی بار نہیں بلکہ پہلے بھی کئی بار معید نے یہی کہا اُسکو کہ شادی کر لو

وہ خاموش رہتی یا انکار کر دیتی

صبح آنکھ کھُلی تو یاد آیا آج واپسی ہے تو تیاری شروع کر دی

سمرین کی کال آئی تھی؛

بیٹا رات کو دیر سے اکیلے سفر میں نہ رہنا اُتر جانا کہیں رات رُک جانا

New Era Magazine

نہیں ماؤ

میں آجاؤ گی میں نہیں رُکو گی کہیں بھی اب

آپ سے ایک بات بھی کرنی ہے بہت ضروری

آکر کروں گی ابھی پیکینگ کر لو

اللہ حافظ

جلدی سے فون بند کیا

اُسے معلوم تھا کہ سمرین بیگم کو اچھا نہیں لگا ہو گا

لیکن وہ کیا کرتی

یوں ہی سفر کی تیاری کی

لال رنگ کی ٹاپ پہنی اور سفید شرٹ کے ساتھ اُس نے سفید ہی ٹراؤزر پہنا

آئینہ دیکھا اور ایک آہ بھر کر بولی

ٹھیک لگ رہی ہو؟؟

ہاں پرفیکٹ۔۔۔

چلیں؟؟

New Era Magazine

جی جی چلیں۔۔۔

وہ مسکرائی اور اپنا بیگ لے کر آگے بڑھ گئی۔۔۔روم سے نکلی سارا کُچھ کلئیر کروا کر وہ اپنی بس میں بیٹھی۔۔

بس صرف اکیلی لڑکیوں کی تھی تو کوئی ناجائز بات ہونے کا خطرہ نہیں تھا۔۔

وہ آرام سے آنکھیں بند کر کے ہیڈ فونز لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔

اُس کے ساتھ کب ایک ٹین ایجر کوئی تقریباً ۱۵ سال کی لڑکی آکر بیٹھی

جو کہ مسلسل ٹائپنگ کر رہی تھی موبائل پر۔۔

حرا بے خبر تھی۔۔۔

New Era Magazine

حرا اکیلے نہ رہو۔۔۔!!!

کیوں معید کب ہوں میں اکیلی بتاؤ۔۔۔؟

ارے وہ تو میں بس تب تک ساتھ ہوں جب تک تم کسی کا نہیں سوچ لیتی

کیوں سوچو گی میں۔۔۔؟؟ مجھے ضرورت کیا ہے بولو

مُعید میرا دل اجازت نہیں دیتا میرا وجود اجازت نہیں دیتا میں کیسے سوچو کسی اور کے ساتھ کا

اور آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کرنے لگی

ارے حرا پاگل نہ بنو یہ آنسو صاف کرو۔۔۔اور چلو اب آنکھیں صاف کرو

پیار ایسا کہ اپناہاتھ بھی یوں ہی لگا کہ اُس نے چھو کر آنسو صاف کیے۔۔۔

****

ٹین ایجر اُسے دیکھ کر ٹھٹک سی گئی کیوں کے حرا اپنے آنسو بھی بہت پیار سے صاف کر رہی تھی۔۔

کین وی ٹاک؟

Can we talk!!?

اوہ جی کہیے۔۔۔۔!حرا اُس کی طرف مُتوجہ ہو کر بولی۔۔

سب بدل گیا وہ سوچوں سے باہر تھی۔۔

ہوش میں تھی حقیقت جانتی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔آپ رو رہی تھی۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔؟اُس لڑکی نے سوال کیا

جی بیٹا سب ٹھیک ہے۔۔۔!!!آپکا نام؟

ہیر۔۔ہیر عبداللہ۔۔واؤ۔۔بے ساختہ نکلا۔۔حرا کی زُبان سے

ہیر مسکرا کر بولی آپکا نام؟

حرا۔۔حرا "مُعید"

New Era Magazine

واہ رے واہ مُعید زندگی میں یوں شامل ہو کہ کہیں بھی دور نہیں ۔۔۔ حرا نے سوچا۔۔

بہت پیارا نام ہے،۔

ہیر واقع میں ہی بہت خوبصورت تھی۔۔

حرا اُس کو بھی گلگلتی حسن میں شامل کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔ لیکن وہ پھر بولی۔۔ اگر آپ کُچھ پوچھنا چاہو۔۔۔!! وہ ابھی اتناہی بولی تھی کہ حرا بولی۔۔۔یہی کہ میں کس سے باتیں کر رہی تھی،؟؟ ہیر کو حیرانگی ہوئی

پھر بولی؛ اپنے ہونے والے شوہر سے۔۔۔

لیکین سگنل نہیں آرہے تو بس میں لکھتی جارہی کہانیاں سُناتی جارہی

حرا بھی اُسکی بات پر حیران ہوئی شوہر اور عمر اُس کی بیس سے بھی کم

آپ اکیلی آئی تھی کیا۔ٹوور۔۔پر۔۔؟

بیٹا میں اکیلی نہیں ہوتی کبھی بھی۔۔۔

آہا محبت میں ڈوبی ہوئی لگتی ہیں۔۔۔

اور یہ مجھے بیٹا بیٹا کیوں کہہ رہی یہں آپ۔۔؟

حرا ہیر کی بات پر مسکرائی اور بولی

مجھے عادت ہے ہر چھوٹے کو بیٹا کہنا۔۔۔سوری۔۔اگر بُرا لگا۔۔

New Era Magazine

ارے نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔ہیر بولی

حرا نے بات دوبارہ شروع کی

محبت میں ڈوب گئی تھی پھر میں محبت کو لے ڈوبی وہ میرے پاس خشک ہو گئی۔۔تو میں نے عشق کی راہ چُن لی اور اب مجھے عشق لے ڈوبا ہے۔۔۔

آ ممم۔۔۔میں سمجھ گئی۔۔میں خود ڈوبنا چاہتی ہوں۔۔۔

ارے کیوں۔۔؟؟حرا فوراً بولی۔۔

ارے یہ آپ کو پتا تھا بھلا۔۔۔پتا ہی ہو گا نا۔۔۔کہیں ڈوب رہی ہیں۔۔محبت کر رہی ہیں۔۔۔عشق کی راہ چُن رہی ہیں باقی بھی بہت سی چیزیں۔۔۔آپ نہ رُکی میں تو پھر کوشش کر رہی۔۔۔ابھی تک صرف کوشش۔۔۔

New Era Magazine

ہمم بچی تو نہیں۔۔ہیر تم بیٹا کہنا ممنوع تم پر۔۔ حرا نے ہنس کر کہا۔۔۔

حالات بہت جلدی یہ لفظ بدل دیتے ہیں آج ہم کسی کے لیے بیٹا ہوں تو کل کوئی ہمارے لیے۔۔

میرے تو بہت ہی جلدی بدلے۔۔۔ خیر۔۔

ہیر رُکی۔۔مجھے یہی پر دن گزارنا ہے۔۔اور رات بھی۔۔ کل صبح کی بس سے واپسی طے ہے میری۔۔بہت شکریہ کُچھ باتوں کا کچھ وقت کا۔۔۔

اللہ کی امان میں بیٹا حرا بولی اور اُس کو مسکرا کر دیکھا

ہیر بھی اللہ حافظ بول کر اُتر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حرا پھر سوچو میں گُم ہونا چاہتی تھی لیکین ایسا نہ ہوا۔۔

ہیر واپس آگئی۔۔۔ غلطی سے میں اِس ہوٹل میں اُترنے لگی تھی لیکن یہ میرا نہیں میرا اگلا ہو گا۔۔

ہیر نے دوبارہ اُس کے ساتھ بیٹھ کر وضاحت کی۔۔

اوہ۔۔۔ سئ۔۔۔ حرا کسی دے بھی زیادہ بات نہیں کرتی تھی تو وہ دوبارہ ہیڈ فونز لگا کر بیٹھ گئی ----

ہیر نے ایک نظر اُس کی طرف دیکھا اور پھر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔

"وہ بھی کھو گیا، آخر کو جگنو بُجھ ہی گئے

اُس کی آنکھوں میں ملن کے جگنو بھی بُجھ گئے

خاک ہوگئے وہ خواب، راکھ ہو گئیں وہ یادیں

جو کرتے تھے وعدہ کہ ہم ہیں تمہارے خاک ہونے تک

وہ بس ہلکا سا جادو کھا کر مدہوش ہو گئے

جادو کیا تھا وہ جادو کیا تھا وہ تو بس

عشق کا جادو تھا"

ہیر نے اُس پر اپنی نظریں یوں ٹکا لیں کہ جیسے ہیر

اُس میں کچھ کھوجنا چاہ رہی ہو۔۔۔

حرا نے نظروں کی تپش سے آنکھیں کھولیں تو ہیر اُسی کو تک رہی تھی

کیا بات ہے،،؟ حرا نے پوچھا

دیکھ رہی تھی کتنی راتوں سے سو کر بھی نہیں سوتی اور جاگ کر بھی جاگتی اَپ۔۔۔۔

کیا مطلب اُس کی بات پر حرا نے فوراً سوال کیا

ارے بھئی۔۔۔بتادیں نا محبت صرف خوابوں میں ہے۔۔۔۔

اصل زندگی میں نہیں۔۔۔۔۔کب ہوا وہ دور آپ سے۔۔۔؟ کب آیا پہلی رات آپ کو جگانے،۔۔۔؟ کب آیا وہ آپ کی خوشیوں کے آنسو دینے۔۔۔۔؟

حرا خاموشی سے اُس کی باتوں کو سُن رہی تھی۔۔۔

New Era Magazine

تم واقع ٹین ایجر ہو،؟

نہیں میں نہیں ہو بس لگتی ہو۔۔۔مجھے اللہ نے بہت پہلے بھیجا تھا پر میں خود ہی دیر کی اُترنے
مے۔۔۔ہیر نے اُس کی بات کا جواب اِس قدر سنجیدہ ہو کر دیا کہ وہ بس دیکھتی رہی۔۔۔

میری عمر کا کیا کرو گی آپ۔۔۔پھر بھی جھوٹ سمجھو گی آپ مجھے۔۔۔

حیراب مسکرا کر بولی۔۔۔

قسم لے لو۔۔۔جو میں نے کبھی ایسی لڑکی پہلے دیکھی ہو۔۔۔حرا بولی

ارے چلو رہنے دو۔۔۔یہ بتاؤ۔۔۔۔میں جو جو کہا وہ کہی سے آپ کو غلط لگا،،،؟؟؟؟

تم نے ٹھیک کہا۔۔۔۔میں جاگ کر بھی سوئی رہتی ہو اِس دنیا سے پرائی ہوں میں کب
کی۔۔۔

New Era Magazine

بھت سالوں سے ایسے جیسے۔۔کوئلوں پر چلنے کی عادت ہو گئی ہو۔۔۔ٹھنڈی ہوائیں بھی مزاق اُراتی ہوں۔۔۔سب کی آنکھوں میں سب کی آوازوں میں وہ تلاش کرنا۔۔۔جو میرے اندر رہے۔۔۔میں پاگل ہو چکی ہو۔۔۔

میں سولی پر لٹک رہی ہوں۔۔۔۔عشق کا جادو سر چڑھ رہا ہے۔۔۔میں کسی سے محبت کر نہیں سکتی۔۔۔میری محبت کے قابل کوئی نہیں۔۔۔سوائے اُس برائے نام۔۔خوابوں کی دنیا کے شہزادے مُعید کے۔۔۔۔

حرا کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔۔۔۔

مجھ پر اتنا یقین کے سب بتا دیا۔۔۔ہیر نے اُس کی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے صاف کی

نہ کرو،۔۔۔؟حرا نے پوچھا۔۔۔

بلا کا یقین کر سکتے۔۔۔۔۔۔میں کیوں روکو گی۔۔۔۔

حرانے پانی کی بوتل کھولی۔۔۔دو گھونٹ لیے۔۔۔

میں ترس رہی تھی کسی کے سامنے لب کھولنے کو۔۔۔لیکن کوئی بھی ایسی محبت کو محبت نہیں بلکہ سائنسی تجویز بنا دیتا۔۔۔

ارے۔۔ہیر نے اُس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

ایک بات بتاؤ۔۔۔آنکھیں کیسی ہیں اُس کی۔۔۔؟عام انسانوں کی طرح؟؟؟

ہاں ظاہر سی بات ہے۔۔۔حرا بولی۔۔

آواز کیسی ہے۔۔۔؟

مردانہ عام آواز ہے بھئی۔۔۔ایسے کیوں پوچھ رہی۔۔۔؟

New Era Magazine

کیا محبت میں کوئی چیز عام لگتی ہے محبوب کی،،،؟

ہیر نے سوال کیا تو حرا کی جواب دینے کی صلاحیت کم ہو گئی۔۔۔

میرے سے پوچھو۔۔۔

اُس کا حلیہ میں مٹی کو سونا کہہ دو۔۔۔'

حرا اب بھی خاموش تھی۔۔

بتاؤ میں،،،؟ ہیر نے مسکرا کر سوال کیا

حرا نے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی۔۔، گہرے سمندر کی طرح
گہری۔۔۔ کالی نشیلی آنکھیں۔۔۔

ہلکی سی دھاڑی۔۔۔دھاڑی کے اندر چھپا تِل۔۔۔

گندمی رنگت۔۔۔اُنچا لمبا کد۔۔۔آواز کا پتا نہیں لیکن ہاں لاکھوں میں مجھے ہیر پکارے تو میں فوراً کہوں ہاں عبداللہ میں یہاں۔۔۔۔

واہ۔۔۔حرا کے واہ پر ہیر کے لال گلابی چہرے پر نزاکت بکھر آئی۔۔۔۔۔۔

مسکرا کر پلکیں جھکی اور یکدم حرا کو ہیر کی بات یاد آئی۔۔۔

ہیر کیا میری محبت محبت نہیں؟

ارے آپ محبت کے سفر سے گزری ہی نہیں۔۔بس یوں سمجھیے۔۔۔

جیسے ٹرین پٹری توڑ کر پانی میں گر گئی۔۔۔

بھت مشکل باتیں کرتی کو تم۔۔۔ حرا نے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے آسان سی بات ہے۔۔۔ابھی ٹرین آپ کی طرح راہ پر گامزن تھی۔۔۔لیکن غلط وقت پر ڈگمگا گئی۔۔۔اور تباہ ہو گئی سب کو بھی اٹلکا دیا اُن لوگوں کی طرح جن لوگوں کی لاشیں بھی نہیں ملتی۔۔۔وہ لوگ ساری عمر انتظار میں رہتے ہیں کہ کبھی نا کبھی تو اُنکا انتظار اُنکو کوئی پھل دے گا لیکن کہا ایسا ہوتا ہے۔۔۔

بس کرو ہیر میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔اُس کے سر میں واقع درد تھی۔۔

چلیں ٹھیک ہے۔۔مرضی آپکی۔۔۔میں نہیں اُتروں گی کسی بھی سٹاپ پر اب۔۔سیدھا سیدھا جاؤں گی گھر۔۔۔

حرا نے اس کو دیکھا پھر اُس کے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔

اانگھوٹی اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی میں سونے کی انگھوٹی تھی اور سیدھے ہاتھ کی بیچ والی اُنگلی میں نگینہ نیلم پہن رکھا تھا۔۔۔

سکون زدہ چہرہ تھا۔۔۔روشن آنکھیں تھی جو صرف دن کو روشن تھی رات کے بیچ میں آبشار بھاتی تھی۔۔۔ لیکن کوئی یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ہیر کو کیا غم ہے اور کوئہ غم ہے بھی کیسے۔۔

حرا سوچتے سوچتے سو گئی۔۔۔وہی خواب وہی دنیا جہاں حرا رہتی تھی حرا کی آنکھوں میں میں دوبارہ معید کی دنیا تھی۔۔۔

ہیر اب بھی گانے سننے میں مصروف سفر کے مزے بھرپور طریقے سے اُٹھا رہی تھی۔۔۔

لاہور پہنچ کر۔۔۔

اب کب ملیں گی ہیر نے حرا سے پوچھا۔۔

حرا نے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔دونوں بس سٹاپ پر کھڑی اپنی اپنی گاڑیوں کا انتظار کر رہی تھی،۔۔۔

نمبر لے لو۔۔۔حرا نے کہا

ہیرا نے فوراً موبائل کھولا اور نمبر لے لیا۔۔۔

میں چلتی ہوں اب۔۔۔حرا نے سامنے کھڑی کالی گاڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔۔تو ہیر نے بھی فوراً سفید گاڑی کو دیکھا اور بولی میری گاڑی تو کب کی آئی ہوئی تھی میں صرف کچھ دیر

New Era Magazine

اور آپ کے ساتھ رُکنا چاہتی تھی اللہ حافظ۔۔۔ مسکراہٹ اُچھالی گئی اور پھر دونوں اپنے اپنے راستے چلدی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

ماں کے گلے لگ کر وہ اپنا بوجھ ہمیشہ ہلکا کرتی تھی اور وہ بھی اُسے سینے کے ساتھ لگائے اُسکی زندگی کے کچھ پلوں کو دُکھ سے نکالنے دیتی تھی۔۔۔ماؤ بابا رات کو دیر سے آئیں گے نا

حرا نے سینے سے لگے رہ کر کہا

نہیں بیٹے جلدی ہی آجائیں گے تم جو اتنے دنوں بعد آئی ہو۔۔۔

ماؤ کچھ بتانا ہے حرا دوبارہ بولی۔۔۔جی بتاؤ۔۔۔اور حرا نے ہیر کے ساتھ تمام گفتگو بتا دی۔۔۔۔

New Era Magazine

بیٹا۔۔وہ جیسے بھی ہو جو بھی ہو تمہیں زیادہ گھلنے ملنے کی ضرورت نہیں۔۔اُنہوں نے پیار کرتے ہوئے سمجھایا۔۔ماؤوہ بہت اچھی ہے بچی لگتی ہے لیکن ہے نہیں یا مجھے لگتی ہے بچی۔۔پتا نہیں جو بھی ہے۔۔پر وہ مجھے نکال سکتی ہے اِس مشکل زندگی سے۔۔لیکن میں نکل گئی تو میں بغاوت کر جاؤ گی۔۔اور میں عشق میں بغاوت کر دو میں ماؤ۔۔

حرا کی آنکھوں سے آنسو بہے۔۔۔اور ماں کا دل پھر سے تڑپا۔۔۔

اُس کو بُلا لو گھر۔۔۔کبھی بھی۔۔ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے کوئی تو فائدہ ہو۔۔اگر وہ مدد کر سکتی تو بُلا لو۔۔اور یاد رکھنا عشق کا جادو ٹوٹ گیا تو میری جان، میری لاڈو۔۔وہ عشق ہی نہیں تھا۔۔

وہ اُسے چھوڑ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔

پھر ایک ڈش پکڑے لائی اُس کو کھانا کھلایا۔۔اور پھر آرام کرنے بھیج دیا۔۔

ہیر گھر پہنچی تو سیدھا اپنی بہن کے پاس۔۔بہن سسرال سے آئی ہوئی تھی۔۔اُسکے دماغ کو آدھا کر کرا اپنی ماما کے پاس آگئی۔۔اور شروع حرا اور حرا کی خوبصورت محبت۔۔

اُس کی عمر ۲۰ سال تھی مگر وہ لگتی بلکل چھوٹی تھی کیوں کہ بیماریوں نے اُسے اپنی عمر جتنا کبھی لگنے ہی نہیں دیا۔۔ تھا۔۔

نروس اٹیکس، آدھے سر کا درد، اور انہیں سر دردوں نے اُسے نچور کر رکھا ہوا تھا۔۔

۱۵ سال کی عمر سے وہ کبھی کینسر ٹیسٹس، کبھی کسی قسم کے علاج اور کبھی بہت بھاری ادوایات۔۔کے زیر اثر وہ منتوں مرادوں والی بچی تھی۔۔بیسویں سالگرہ قریب تھی۔۔ منگنی اُس کی اپنے ہی خاندان کے فیملی فرینڈس میں ہوئی۔۔

اور بے تحاشہ محبت نے اُسے سنبھلنے کے لیے مجبور کیا۔۔وہ سمبھلتی جاتی اور کبھی کسی موڑ پر گر بھی جاتی تو اُس ہیر کو سمبھالنے والا عبد اللہ تھا۔۔

بہن سے ایسی محبت کے اگر بس چلتا تو کبھی اُس کی شادی نہ ہونے دیتی اور بھائی کی اس قدر لاڈلی کہ بس بھائی کی دو سالہ بیٹی اور اِس ہیر میں زیادہ فرق نہ رہتا۔۔

بھائی کی پیدائش کے چھے سال بعد بہت منتوں سے لی گئی یہ ہیر۔۔واقع بہت نازک تھی۔۔۔

شیشے کی طرح نازک۔۔موم کی طرح نرم۔۔۔۔

چلو اب دوائی لو اور آرام کرو خبر دار جو نیند کی لی کوئی گولی۔۔بہن نے اُس کے کان کھینچے۔۔۔

وہ مسکرا کر اپنے کمرے کو چلی گئی۔۔

مولوی صاحب نے دوبارہ کہا ہے مجھے سمرین میں اُنکو کیسے منا کرو اور سچ جانو تو "شایان" مجھے نہایت نیک اور سُلجھا ہوا لگتا ہے۔۔۔

ہماری آنکھوں کے سامنے جاوان ہوا ہے اور تو اور یہ بات بھی ہم سے نہیں چھُپی ہوئی کے وہ حرا کو بچپن سے چاہتا ہے۔۔

حرا کے والد مولوی صاحب کی طرف سے آئے رشتے کے لیے بات کر رہے تھے۔۔

سمرین ایک سانس کھینچ کر بولی۔۔

مجھے کوئی مسلئہ نہیں حرا سے بات کر لیں تو اُن کو مناسب جواب دے دیں۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے صبح بات کرتے ہیں اُس سے بھی۔۔اور ہاں میں یہ رشتہ کا ی صورت نہیں جانے دینا چاہتا بس۔۔۔

وہ تو نیند کی وادیوں میں چلے گئے

New Era Magazine

لیکین سمرین کے لیے ایک نیا دن نئی آزمائش لا رہا تھا۔۔۔وہ حرا کے بارے میں سب جانتی تھی اتنا کہ شائد حرا خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔

"ہیر اُٹھ گئی ہو تو چلو اب نکل بھی آؤ کمرے سے باہر۔۔۔"

اُسکی امی کب سے چاہ رہی رھی کہ وہ اُٹھے باہر آئے اور ناشتے کے فوراً بعد اپنے دوا لے تا کہ اُن کو بھی تسلی ہو اور وہ اپنی بیٹی کو پُر سکون دیکھ سکیں۔

"جی ماما اُٹھ رہی ہو بس۔۔۔" اور اپنے بیڈ پر سے آوازیں لگانے لگی۔۔

"سعدیہ۔۔سعدیہ۔۔۔۔!!!"

"جی باجی۔۔۔" اور سعدیہ جو کہ خاص طور پر اُس کے لیے رکھی گئی تھی۔۔۔اور اُس کی ایک اچھی سہیلی بھی تھی۔

"سعدیہ مدد کرو میری اُٹھنے میں اتنے سفر کے بعد اب کمر نے لگتا دوبارہ بستر پر ڈال دیا۔۔۔" ہیر اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔

"آپ تھوڑا سا فریش ہو جاؤ پھر میں کمر دُبا دو گی۔۔۔اور کریم بھی لگا دو گی۔۔۔"سعدیہ بولی۔

"ہاں چلو۔۔۔اب میرا ہاتھ نہ چھوڑنا میں گر سکتی ہوں ورنہ۔۔۔"ہیر کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

بچپن میں شمالی علاقے میں برفیلے مُقام پر گرنے کی وجہ سے گہری چوٹ آئی تھی۔جو سفر کے بعد اور زیادہ جھکنے سے درد دیتی تھی،اور اتنی کے بہت علاج کے بعد بھی درد جان نہ چھوڑتی۔۔۔

"جی باجی آئیں۔۔۔"سعدیہ اُس کو کھڑا کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔۔۔

"حرا بیٹا مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

"ماو۔۔۔!!! کیا وہی بات جو میں نے خود سُن لی رات کو، فکر نہ کریں بس اتنی سی بات ہے کہ میں ابھی کُچھ عرصہ (کھینچ کر بولی) کسی کو اپنی زندگی نہیں لانا چاہتی۔۔۔"

"حِرا میں نے کب تمہاری کوئی بھی بات جو نہیں مانی، لیکن میرے اندر اتنی ہمت نہیں ہے کہ تمہیں خوابوں کی دنیا میں دیکھو اور اصل دنیا میں مرتا دیکھو۔۔۔"

"کسی بھی ماں میں اُتنی ہمت نہیں ہے۔۔۔اور نہ ہو گی۔۔۔جب تمہارے ابا تم سے پوچھیں تو اُن کو بھی یہی کہہ دینا۔۔۔"

وہ کہہ کر واپس کچن میں چلی گئی۔۔۔

حرا نے ناشتے کی ٹیبل پر کپ چھوڑا اور موبائل اُٹھا کر باہر صحن میں لگے جھولے پر چلی گئی۔ آنکھیں بند کی، تو وہی شکل سامنے تھی۔

New Era Magazine

وہی آنکھیں اور پھر وہی عشق کا جادو سر چڑھنے لگا، اُس نے فوراً آنکھیں کھول دی۔۔۔اور آنسو جاری ہو گئے۔۔۔

وہ کیسے توڑتی عشق کے جادو کو۔۔۔کیسے۔۔؟کیا ممکن تھا کہ بس کسی کہ بھی آنے سے عشق ٹوٹ جاتا۔۔۔

"کیوں سب چاہتے ہیں میں اپنی محبت میں شرک کرو۔۔۔" آنکھوں سے دو موتی ہی بہے تھے ابھی۔۔۔

"آپ رو رہی ہیں۔۔۔؟"

"ہاں میں رو رہی ہوں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"میں تھک گئی ہوں خود کو عزیت دیتے ہوئے۔۔۔"

"کہاں پر دے دی عزیت خود کو۔۔۔؟" حرا نے آنکھیں کھولی۔۔۔

سامنے نہ مُعید تھا، نہ معید کا عکس اُس کی آنکھوں میں تھا۔۔۔

بلکہ سامنے شایان تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔؟" وہ دو منٹ میں آرام سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

"میں بیٹھ سکتا ہوں؟"

شایان نے آہستہ سے پوچھا۔۔

New Era Magazine

سردیوں کی دھوپ اُس پر چمک رہی تھی۔۔۔ حرا نے اُسکی آنکھوں میں غور کیا تو اُسے معید کی چوری کردہ آنکھیں لگی۔۔

"ارے میں بیٹھ جاؤ پہلے ؟ پھر دیکھ لینا آپ۔۔۔"شایان نے دوبارہ بولا۔۔

"اوہ سوری!"حرا شرمندہ سی ہوئی۔۔۔"بیٹھ جائیں۔۔۔"وہ ایک کونے کو ہو گئی۔۔

"مہربانی محترمہ۔۔۔"شایان نے مسکرا کر کہا۔۔

مسکرانے پر اُسکی آنکھیں اور خوبصورت اور گہری لگیں۔۔۔

گوری رنگت، بھورے بال اور ہلکی ہلکی دھاڑی۔۔۔بات کرنے کا ایک انداز جو بلکل بھی اجنبی نہیں تھا۔۔۔

"خود کو عزیت دے رہی ہیں۔۔۔؟"

"نہ۔۔۔نہ۔۔۔ بلکل نہیں۔۔۔"

"آپ نے کسی کو دی ہو گی، یاد ے رہی ہوں گی، جواب آپ اِس حال میں ہیں۔ اُس کو صبر آگیا ہو گا آپ پر اب قیامت ٹوٹی ہو گی۔۔۔"

شایان نے ایک ہی بار میں لیکن زرا رُک رُک کر، مدھم انداز میں بات کی۔۔۔

"سہی کہہ رہے ہیں۔۔۔ اکثر انسان اپنی قسمت کو کوستارہ جاتا ہے۔ لیکن نہیں جانتا کہ کہا اور کب، کس کا دل دکھ جائے۔۔۔"

حرا نے اُس کے پیروں پر نظریں جمائے بات کی تھی۔۔۔۔

"میرے ساتھ چلنے میں کیا عزیت ہے آپکو؟"

"میں سالوں سے آپکی محبت میں قید ہوں۔۔۔"

"اِسی جھولے پر بیٹھی ہوئی تھی آپ۔لال ڈوپٹہ ،لال چوڑیاں،سب یاد ہے مجھے، آنکھوں میں خوشی کی چمک،سب تھا اُس دوران ہی آپ کو بدلتا دیکھا پھر آج تک اُس رنگ میں نہیں دیکھا۔۔"

شایان کا دل کیا وہ سب بول دے لیکن ممکن نہیں تھا۔۔۔

"میں چلتا ہوں۔۔۔"شایان نے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

اور مدھم سا بولا۔۔۔

"میں انتظار کروں گا۔۔۔اور آپکی عزیت کے قصے سُننے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔"

اتنا کہہ کر وہ چلا گیا۔حرا کی نظریں اُسی جگہ پر تھیں۔جہاں اُس کے گورے پاؤں چپل میں قید تھے۔۔۔

قدموں کی آواز پر حرا نے سامنے دیکھا۔۔بابا اُس کی طرف آرہے تھے۔۔۔

وہ مسکرائی اور اُٹھتی ہوئی اُنکی جانب بھڑی۔۔۔

"ارے کیا ہوا حرِا؟آنکھیں کیوں سُرخ ہیں؟"اُنہوں نے اُسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"بُخار تو نہیں ہے، تمہیں پھر کیا بات ہے؟"

"بابا بس سفر کی تھکن کی وجہ سے تھوڑا سَر بھاری ہے۔۔۔"حرا انکا ہاتھ تھام کر بولی۔۔

"بیٹا کیا ملتا ہے تمہیں اتنے سفر سے۔۔۔؟"

New Era Magazine

"بابا مجھے سکون ملتا ہے۔بہت سکون، میری آنکھیں خدا کی قدرت دیکھنے کے قابل ہیں میرے لیے یہی بہت بڑی بات ہے۔۔۔اور ویسے بھی ہر کسی کو کہاں نصیب ہوتی ہے قدرت کی یہ خوبصورتی دیکھنا۔۔۔

اُس کو محسوس کرنا۔۔۔اُسے آنکھوں میں اُتارنا۔۔۔اور دل و دماغ میں قید کرنا۔۔۔" حرا اُن سے مسکرا کر بات کر رہی تھی۔۔۔

کہ اُسکا ہاتھ میں پکڑا فون بجنے لگا۔۔۔اُس نے دیکھا تو کوئی نیا نمبر تھا۔۔۔

لیکن اُسے اندازہ تھا کہ یہ ہیر ہی ہو گی۔۔۔

"بابا میری سہیلی کا فون ہے۔۔۔"

"جیتی رہو جاؤ کر لو بات اُس سے۔۔۔"وہ کہتے ہوئے اندر چلے گئے۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔"ہیر نے پہل کی۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔"حرا بولی۔

"کیسی ہیں آپ۔۔؟"ہیر نے پوچھا۔

"جی میں ٹھیک ہیر آپ بتاؤ۔۔ کیسی ہو؟"حرا نے اُس سے پوچھا۔۔۔

"الحمد اللہ۔۔۔بس دواؤں کا کمال ہے اور اللہ کا کرم۔۔۔"ہیر نے اپنی حالت کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً کہا۔ حرا ایک لمحے کو رُکی پھر بولی۔۔۔

"یہ تو بتاؤ کیا کرتی ہو تم؟"

"پڑھتی ہو یا پھر کیا فارغ رہتی ہو؟"

"بیس کی ہونے والی ہوں اور ابھی تک بس بارہ جماعتین ہی ہو پائیں۔۔۔انشااللہ آگے جاری کروں گی۔۔۔

ہیر بولی تو اس کی آواز میں مایوسی کے ساتھ ساتھ شرارت بھی تھی۔

"آپ عشق کے علاوہ کیا کرتی؟"ہیر کا سوال حرا کو مدھم کر گیا۔۔۔

"عمر تو میری بھی تمہاری جتنی ہی ہے۔۔۔لیکن میں گریجوایٹڈ ہوں۔۔۔"

"سہی۔۔۔"ہیر نے بولا۔۔

"مل سکتی ہو تم؟"حرا کے سوال پہ ہیر جھٹ سے بولی۔

"ہاں ضرور۔۔۔جب آپ کہو۔۔۔"

"ٹھیک ہے جب مرضی گھر آجاؤ۔۔۔میں لوکیشن بھیجتی ہو تمہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے کچھ دنوں میں ضرور ملتے۔۔۔"ہیر نے کہا۔

"ضرور۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔"حرا نے کہ کر فون بند کر دیا۔

"خدا حافظ۔۔۔"کہتے ہوۓ ہیر نے بھی کال بند کر دی تھی۔

"کوئی پرانا رشتہ نئے رشتے کے آنے سے کہیں نہیں جاتا نہ ہی اپنی اہمیت کم زیادہ کرتا ہے۔
بس خبر ہو جاتی ہے کہ کون کتنا اپنا ہے۔۔۔اور کون کتنا پرایا ہے۔"

رات دوبارہ سے سفر طے کر کے آئی تھی۔۔۔اور پھر حرا زندگی کی مدھم رفتار تیز ہونے کو تھی۔۔۔

New Era Magazine

"کیوں نہیں کرتی ماں باپ کی فرمانبرداری۔۔۔مان لو اُن کی بات، ساری زندگی میرے سے عشق کرتی رہو گی، تو بھی میں تمہارے پاس نہیں آسکتا۔۔۔تم حقیقت میں جینا شروع کر دو میری خاطر۔۔۔میرے لیے جینا شروع کر دو۔۔۔وہ بہت اچھا ہے محبت کو تم سے زیادہ اچھا کون جان سکتا ہے، کون سمجھ سکتا ہے کوئی نہیں۔"

"کوئی نہیں۔۔۔تم جیسی محبت بھی کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔جو اگلے کو عشق لگے، لیکن تم تو بس محبت میں رہو۔۔۔"وہ کب سے بول رہا تھا۔۔۔بول بول کر عجب سی تھکن محسوس ہوئی۔۔۔وہ سامنے کھڑی نیلے، سبز فراک میں تھی۔ آنکھوں کی سُرخی۔۔ گالوں کی لالی۔۔۔ہونٹوں کی کپکپاہٹ۔۔۔بس اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔

"مُعید میں تمہاری، میری محبت تمہاری، میری سانسیں تمہاری۔۔میں مکمل تمہاری۔۔۔"

"بسسسسسسسسسسسس۔۔۔۔"مُعید اُس کے ہاتھ تھام کر بولا۔۔۔

New Era Magazine

"اپنے والدین کی جائز خواہش پوری کرو حرا۔۔۔شایان کی ہو جاؤ، وہ حقیقت ہے میں نہیں۔۔۔"حرا نے فوراً آنکھیں کھولی اور اُٹھ کر بیٹھ گئی۔سانسیں تیز تیز چل رہی تھی۔۔۔ ماتھے سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔۔۔

"کیا؟؟؟کیا؟؟؟معید۔۔۔میں اُس کی ہو جاؤ۔۔۔کس کی ہو جاؤ۔۔۔"

"میں تمہاری ہوں۔۔۔۔تم لمحہ لمحہ میرے ساتھ ہوتے ہو۔۔۔میں تمہیں کھو دو گی ایسے، میں نہیں کھونا چاہتی۔میری پہلی محبت ہو تم۔۔۔پہلا خمار ہو تم

خاموش محبت ہو تم میری۔۔۔"وہ گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگی۔۔۔۔کہیں بہت پاس سے فجر کی اذان گونجی۔۔۔اُس نے نماز ادا کی اور بس اتنا مانگا۔

"یاالٰہی۔۔۔۔مجھے تیری محبت چاہیے۔۔۔"اور رونے لگی۔۔۔۔

"بے شک اُس ذات کی محبت کافی ہے۔۔۔"

New Era Magazine

"عبداللہ مجھے نہیں پتا مجھے اُس سے ملنا ہے بس کہہ چکی ہو میں۔۔۔"ہیر مسلسل دو گھنٹے سے میسج پر اپنے منگیتر سے لڑنے میں مصروف تھی،اسے والدین سے اجازت لے کر دے اور خود بھی دے تا کہ وہ حرا سے مل سکے۔۔۔کال آئی تو ہیر کے رنگ اُڑنے لگے۔۔۔

"اِنکی محبت کی داستان تھی جو دن با دن لمبی ہوتی جاتی لیکن دونوں ایک دوسرے کے لیے کافی تھے،دور ہوتے،ناراض ہوتے،یا جو بھی ہوتا،بس دونوں ایک دوسرے سے جُڑے رہتے۔۔۔"

اُس نے کال اُٹھائی۔۔۔

"جی تو فرمایئے!!!کیا مسلہ ہے کیوں ملنا ہے آپ کو اُس سے۔۔۔؟"ہیر خاموش رہی۔۔۔

"بولیں کیا چاہتی ہیں آپ۔۔۔؟"ہیر اس سے۔۔تم تم۔۔۔کر کے بات کرتی مگر وہ۔۔آپ آپ۔۔۔

New Era Magazine

"میں آؤں گا ساتھ لے کر چلو گا۔۔۔اوکے اللہ حافظ۔۔۔"کال پہ وہ کبھی بھی بول نہ سکتی تھی اور جب وہ سامنے ہوتا تو بلکل بھی بول نہ پاتی۔۔۔پتا نہیں ایسا کیوں تھا۔

حرا کی صبح پھر اُسی جھولے سے شروع ہوئی۔۔۔

کل کی باتوں اور سوچوں نے آگھیرا اُس کو۔۔

"شایان کی ہو جاؤ۔۔۔۔حقیقت ہے وہ۔۔۔"

"شایان کی ہو جاؤ۔۔۔اُس کی ہو جاؤ۔۔۔کیوں؟"

New Era Magazine

اُس کے دل نے چیخنا چاہا مگر افسوس دل اندر ہی خاموش ہو گیا اور سسک کر رہ گیا۔۔

سمرین اس کی حالت بہت اچھے سے غور کر رہی تھیں۔۔۔اب اُنکو بس اپنے شوہر کا انتظار تھا۔۔

ٹھیک وہی پہر تھا جب بابا گھر آتے تھے۔۔۔وہ آتے ساتھ ہی اُسکی طرف آنے لگے تو سمرین نے آواز دی۔۔۔

"میری بات پہلے سُن لیں۔۔۔"حرا نے آنکھیں کھولی۔۔۔

"بابا آپ۔۔۔"

"جی جی بیٹا تم بیٹھو آرام سے میں آتا ہوں۔۔۔"اتنا کہہ کا روہ اندر کی جانب بڑھ گئے جہاں سمرین ان کا انتظار کر رہی تھی"

سمرین نے انکو پانی دیا۔۔اور خود بھی برابر میں بیٹھ گئیں حرا اُٹھ کر چکر لگانے لگی۔۔۔

"میں نے کرلی ہے بات حرا سے۔۔۔اُس کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ آپ ہاں کہہ دیں۔۔۔" سمرین نے نقلی مسکراہٹ کے ساتھ بات کی۔۔۔۔

"ارے واہ۔۔۔مجھے اپنی بیٹی سے اِسی بات کی امید تھی۔۔۔ میرا جگر کا ٹکرا بہت خوش رہے گا، بہت زیادہ۔۔۔میری اکلوتی بیٹی ہے میں دھوم دھام سے شادی کرو گا اُسکی۔۔۔"

"حرا اندر آئی۔۔۔تو سمرین نے اس کو اپنی طرف بُلایا۔

"جی ماؤ۔۔۔" حرا بولی ہی تھی۔۔۔ کہ حرا کے بابا کہنے لگے۔

"بیٹا تم نے شایان کا فیصلہ بہت بہترین کیا ہے۔۔۔" ایک پتھر آکر زور سے اُسکے دل پر لگا۔

"بہت خوشی سے زندگی گزارو گی تم۔۔۔خوش رہو جیتی رہو۔۔۔۔" وہ اُسے سینے سے لگا کر بوسہ دے رہے تھے۔۔۔اُس کا دل بند ہو رہا تھا۔

سمرین کو اُس کی پیلی ہوتی رنگت خطرہ بتا رہی تھی۔۔۔

"حرا کی طبیعت نہیں ٹھیک آپ اِس کو جانے دیں۔۔۔ جاؤ بیٹا جاؤ۔۔۔" سمرین نے اُس کو کمرے میں بھیجنا چاہا۔۔۔

"ارے کیا بات ہے۔۔۔؟" وہ بولے۔ حرا اُن سے الگ ہوئی اور لڑکھڑاتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

"میں دیکھ لوں گی بس سر میں درد ہے تھوڑا۔۔۔ آپ مولوی صاحب کو بول دیجیے گا۔۔۔"

سمرین نے پھر بات اپنے ہاتھ میں لی۔۔۔

"ارے ہاں میں جاتا ہوں کل ہی اُنکے پاس فجر کے وقت ہی ملیں گیں۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے۔۔۔" سمرین بول کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں پہنچی دروازہ کُھلا ہوا تھا۔۔۔

ڈوپٹہ داخلے پر زمین بوس تھا۔۔ وہ کارپٹ پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔۔

سمرین کو اپنی بیٹی کی حالت پر شرمندگی بھی ہوئی۔۔۔ مگر وہ کیا کرتی ایک ماں تھی۔۔۔ کب تک اُس کو مرتا دیکھتی۔۔۔ کب تک اُس کو ڈوبتا ہوا دیکھتی۔۔۔

وہ ڈوپٹہ اُٹھا کر اندر آئیں دروازہ بند کیا۔۔۔ اُس کے پاس آکر بیٹھی۔۔۔

"ماؤ سب جانتی تھی آپ۔۔۔ سب۔۔۔ کیا کر دیا یہ آپ نے۔۔۔ جو میری بچی کُچی سانسیں تھیں وہ بھی میری نہ رہنے دی۔۔۔ مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں ہے۔۔۔

بس افسوس ہے۔۔۔ میں خوش نہیں۔۔۔ اور گلا اِسلیے نہیں کیوں کہ آپ خوش ہیں بابا خوش ہیں۔۔۔" اس کی آواز روھندی ہوئی تھی کچھ وقفے کے بعد پھر بولی۔

"مُعید خوش ہے، شایان خوش ہے، دُنیا خوش ہے۔ میرا کیا ہے؟ کُچھ نہیں۔۔۔ جائیں آپ ماؤ۔۔۔ بس شادی کی تاریخ نہ بتایئے گا مجھے۔۔۔ تب تک میں مُعید شاہ کی۔۔۔ صرف اُس دن تک۔۔۔ اُس کے بعد وہ میرا نہیں۔۔۔ میں پھر بھی اُسکی۔۔۔" سمرین کی طرف اُس نے ایک نظر اُٹھا کر دیکھا پھر اپنے گھٹوں پر سر رکھ دیا۔۔۔

سمرین کُچھ نہ بول پائی۔۔۔ نازو پلی بیٹی کو ان حالات سے گزرتا دیکھ کر وہ کتنی بار خود اندر سے ختم ہوئی تھی صرف وہ خود جانتی یا ان کا خدا۔ حرا نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

کالے رنگ کے جوڑے میں وہ ایک بلکل سنسان راستے سے گزر رہی تھی۔۔۔ ہر طرف برف ہی برف تھی۔۔۔ برفیلا مقام تھا۔۔۔ بال کھُلے، کالی چادر شانوں پر پھیلائے۔۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گُم تھی۔۔۔

اچانک برف باری ایک بار دوبارہ شروع ہوئی۔۔۔

اُس نے وہی رُک کر آنکھیں بند کی اور ہاتھ پھیلائے۔۔برف اُس کی ہتھیلیوں پر برسی۔۔۔
اس نے وہی ہاتھ اُٹھا کر اپنی آنکھوں پر رکھے۔۔اور آنسو، سسکیوں کے ساتھ شروع ہوئے۔
وہ وہی برف پر بیٹھ گئی۔۔۔

"بہت بہترین فیصلہ ہے جو تمہارے والدین کو خوشی دے رہا ہے۔۔مان جاؤنا۔۔۔مسلئہ ہی کیا ہے اُس سب میں۔۔۔محبت تو تب بھی ہو جاتی ہے جب دکھاوا کرنا ہو تو۔۔نکاح تو پھر بہت خوبصورت اور انمول رشتہ ہے اِس میں بھی محبت ہو جائے گی۔۔۔"

حرا نے آنکھیں کھولی تو سامنے مُعید تھا۔۔۔

"مجھے آزاد کر دو۔۔۔"

وہ کھڑے ہوتے ہوئے اُس کی تمام باتوں کو اَن سُنا کرتے ہوئے اپنی بات کہہ گئی۔۔

"کر دیا۔۔۔"مُعید کے دو لفظ تھے۔۔۔اور اُس کی حقیقت میں آنکھ کُھل گئی۔۔۔وہ وہی زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو پھر جاری ہو گئے۔۔۔اور وہ چلا گیا۔۔۔

"کیا واقع آزاد کر گیا ہے۔۔؟ یا چھوڑ کر گیا ہے؟"

"ارے نہیں اُتنا آسان کہا ہے عشق کے خمار سے نکلنا

اُسکو بھی تو عشق تھا نا میرے سے۔۔۔ ایسے کیسے ممکن ہے وہ آزاد کر دے اور وہ بھی میرے کہنے پر۔۔۔"

وہ روتے روتے یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ بھی یہ بات نہیں جانتی تھی ہاں وہ واقعی آج آخری بار اُس کے خواب میں آیا تھا۔۔۔

جس شخص سے ایسی پاک محبت کی تھی وہ محبت جو آہستہ آہستہ عشق کے جادو میں تبدیل ہوئی تھی۔۔ کیا وہ جادو اتنی جلدی اور آسانی سے ٹوٹ گیا؟

New Era Magazine

یہ سب تو حرا کے دماغ کا فطور تھا جو اُسے صرف یہی سب دکھتا تھا کہ معید جس کا کردار حرا کی زندگی میں بے شک اہم ہے لیکن اُسکی زندگی تو کے بعد۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اب بھی آئے اور اِسے تھام کر اپنے ساتھ لے جائے۔

اب وہ جب خواب میں انے لگا تو اُس کی نیندیں اُس کے ساتھ جُڑنے لگی۔

لیکن جو حقیقی زندگی تھی حرا اُس کو بھول گئی۔۔۔اُس میں محبت کرنا بھول گئی۔۔اُن لوگوں سے قطع تعلق کرنے لگی جو جیتے تھے۔۔۔اور روز اُس سے حقیقت میں بات کرتے تھے۔۔۔

جو بھی تھا، لیکن اب وہ اصلی محبت کر چُلی تھی۔۔۔

شائد ہی ممکن ہے وہ کسی اور سے کر پائے۔۔۔۔

New Era Magazine

"ہیر۔۔ہیر۔۔کب سے اُس کو نیند میں ہی آوازیں آ رہی تھی۔۔۔"

جیسے کب سے اُس کو جگانے کی کوشش کی جا رہی ہو۔۔۔

"جی ماما۔۔۔"وہ آنکھیں ملتی بولی۔۔

"اُٹھو اور فوراً باہر آؤ۔۔۔"وہ کہہ کر باہر چلی گئیں۔۔

"جی اوکے۔۔۔"وہ بھی کہتے ہوئے اُٹھی۔۔۔

اور سیدھا باہر چلی گئی۔۔۔

"جی بولیں کیا ہوا ہے۔۔۔ماما۔۔"

وہ اپنے ہی انداز میں آئی اور صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

وہ کچن سے نکلی تو حیران پریشان تھیں۔۔۔

"ہیر۔۔۔!"وہ زرا زور سے بولیں۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟"وہ اُن کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔

تمہیں نظر نہیں آرہا کیا؟"وہ دوبارہ غصے سے بولی۔۔

"کیا ماما؟"ہیر پھر اُسی انداز میں بولی۔۔

اُس نے نظر گُھمائی تو۔۔ سامنے ہی عبداللہ موبائل پر لگا ہوا تھا جیسے کچھ ہو ہی نہ رہا ہو، کوئی پاس ہی نہ ہو۔۔

"اوہ ماما۔۔۔ سوری۔۔۔" اور ہیر تیزی سے اندر بھاگی۔۔۔

وہ واقع شرمندہ تھی۔۔۔۔

ٹراوزر شرٹ میں وہ کس طرح کُچھ دیر پہلے اُس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

وہ بس یہی سوچ سوچ کر لال ہو رہی تھی۔۔۔

اُس کے موبائل پر میسیج ٹون ہوئی۔۔۔ عبداللہ کا میسیج تھا

اُس نے میسیج کھولا؛

"دس سے پندرہ منٹ میں تیار ہو جاؤ اگر جانا ہے سہیلی کے گھر۔۔۔۔۔"

وہ موبائل وہی چھوڑ کر تیاری میں لگ گئی۔۔

اِسی دوران اُس نے حرا کو میسیج کیا اور اپنے آنے کی خبر دی۔۔۔

رات اُس نے اُسی حال میں گزار دی تھی۔۔زمین پر بیٹھے بیٹھے اب اُس کی بھی ہمت جواب دے رہی تھی اور جو ہزاروں سوچیں اُسے باندھ رہی تھی۔۔اُن سب میں سے ابھی کچھ دیر کے لیے وہ نکلنا چاہتی تھی۔۔۔

بہت ہمت کے ساتھ اُس نے خود کو بھی نارمل کیا۔۔۔۔

اور نیچے آئی۔۔۔۔

سمرین آج خوب تیاریوں میں مصروف میں تھی اور حرا کو اِس بات کا اندازہ لگانے میں زیادہ وقت نہ لگا۔۔ کہ مولوی صاحب کے گھر والے آرہے ہیں۔۔۔۔۔

"ماؤ میری دوست آرہی ہے۔۔۔" حرا نے عام لہجے میں بتایا۔۔۔

"ٹھیک ہے حرا۔۔۔ تم بیٹھو ابھی ناشتہ لاتی ہوں۔۔۔" سمرین مسکرا کر بولی

"نہیں ماؤ ناشتہ نہیں کروں گی۔۔ کوئی مدد چاہیے ہو تو بتا دیں۔۔۔" حرا آنکھوں پر فریزر سے برف نکال کر رکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔۔

"نہیں تم جاؤ۔۔۔ باہر بیٹھو۔۔۔" سمرین نے اُس کو دیکھا اور بول کر دوبارہ کام کرنے لگی۔۔۔

وہ باہر آگئی۔۔۔۔ ٹی وی چلایا تو۔۔۔ اُس کی آنکھوں کو اُس کی بھی روشنی چُبنے لگی۔۔۔

اُس نے فوراً بند کر دیا۔۔۔ موبائل بجا۔۔۔ توہیر کا میسج تھا

New Era Magazine

"لوکیشن؟" حرا نے لوکیشن اُس کو سینڈ کر دی۔۔۔

اور ہیر نے آگے سے عبداللہ کو۔۔۔

"میری بات سُن لیں میں آپ کو اندر آنے کا نہیں کہوں گی۔۔۔ پلیز اندر آ یئے گا بھی نہیں ۔۔۔ کیوں کہ آپ ہر بات پے بولتے نہیں کُچھ میسیج شروع کر دیتے۔۔۔"

"ایسے نہیں ویسے۔۔ ویسے نھی ایسے۔۔۔ مجھ سے نھی ہو تا ایسے ویسے۔۔۔" وہ بولی جا رہی تھی۔۔۔

لیکن عبداللہ خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا۔۔

"دو گھنٹے بس دو گھنٹے۔۔۔۔"

اِتنابول کراُس نے گاڑی گھر کہ آگے روکی۔۔

"مہربانی۔۔۔"وہ بولتے ہوئے نیچے اُتر گئی۔۔

حرا نے اُسکے لئے خود دروازہ کھُلا۔۔۔

اور اُسے سمرین سے ملوانے کے بعد اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔

حرا نے حال احوال پوچھا۔اور پھر ہیر کے کچھ بھی پوچھنے سے پہلے خود بتادیا۔۔۔شایان کی بارے میں،معید سے کیے آزادی کے مطالبے کے بارے میں

"کل آزادی کا مطالبہ کیا تو کہتا۔۔۔؟"

"کردیا۔۔۔"

ہیر نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔

شایان کا نام معید کی طرف سے بھی تو آپ نے کئی بار سُنا ہے پھر کیوں شک کرتی ہیں وہ معید نہیں۔۔۔"۔ہیر بولی۔۔

حرا نے نم آنکھوں سے اُس کی طرف دیکھا اور بولی۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"وہ معید کا عکس ہی ہو گا۔۔۔"ہیر نے اُس کو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔

"ایسے کیسے۔۔۔؟"حرا نے آگے ہو کر ڈِش سے چائے کا کپ اُس کے ہاتھ میں دیا۔۔

New Era Magazine

"حرا ضروری نہیں جو آپ چاہو ہمیشہ ویسا ہو وہ چیز ہمیشہ اُسی شکل میں بلک ویسی جیسی ہم سوچیں ہمیں میسر ہو جائے۔۔۔ اکثر ایسا ہوتا ہے وہی چیز ہمیں کسی اور رنگ میں ملتی ہے۔۔۔ ہم اُس کی پہچان نہیں کر پاتے اور اُس کو کھو دیتے ہیں۔۔۔"

"ہمم!" حرا نے مختصراً جواب دیا۔۔

"ہاں اِس وقت آپ بہت تکلیف میں ہو ایسے جیسے جان آہستہ آہستہ نکل رہی ہو۔۔۔ لیکن ایک نہیں بلکہ بہت سے چہروں کی مسکراہٹ اور دل کی خوشی کو نظر میں رکھیں تو یہ سکون ہے۔۔۔" حرا اُس کی ہر بات کو سن رہی تھی۔۔۔اور سمجھ بھی رہی تھی۔۔۔

"وہ خواب آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو۔۔ ہیر جانتی ہو کیسی تکلیف ہوتی ہے؟"

New Era Magazine

"ایسے جیسے ٹھنڈی برف کے تازہ گولی زور زور سے میرے منہ پر ہر کوئی اپنی مرضی، اپنی خوشی سمجھ کر مار رہا ہو۔۔۔اور میں ختم ہو رہی ہوں۔۔سب اُونچی اُونچی کہہ رہے ہوں۔۔یہ حِرا آج ختم کر دو بس ختم۔۔۔"ہیر نے اُس کی حالت واقعی ایسے ہی پائی تھی۔۔۔

"حرا جس دنیا میں آپ رہتی ہیں۔۔۔اور جو دنیا حقیقت ہے۔۔۔اِن دونوں میں ایسا ہی فرق ہے ھے جیسے گلاب کے پھول اور اُسی پھول پر لگے کانٹے میں۔۔۔"

ہیر نے ایک اور بات اُس کو سوچنے کو دی۔۔۔

اور خود سیل پر کال دیکھ کر اُٹھنے لگی۔۔

"حرا مجھے جانا ہو گا۔۔۔میری پیاری بہن۔۔۔پیاری دوست۔۔۔"

"حقیقت کی دنیا کو اُس نظر سے دیکھیں جس نظر سے معید کی دنیا کو دیکھتی تھی۔۔۔یقین جانیں مصنوعی خوشی ملے گی پھر عادت ہو جائے گی اُسی خوشی کی۔۔۔"

ہیر نے اُس کے ماتھے پر دوستی کی محبت کی پہلی نشانی دی۔۔۔اور گلے لگ کر۔۔۔دوبارہ آنے کا کہہ کر اُس کے ساتھ ہی سیڑھیاں اُترنے لگی۔۔۔

سمرین اُس کو ملی اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔۔

دروازے پر پہنچ کر حرا نے زبان کھولی۔۔

"میں ہمیشہ ایک مضبوط لڑکی بننا چاہتی تھی۔۔۔لیکن افسوس میں صرف ایک چڑیا بن پائی۔۔۔"ہیر نے مسکرا کر دیکھا اور بولی۔۔۔

"اُڑ بھی سکتی ہے یہ چڑیا۔۔۔"اور باہر نکل آئی۔۔۔

New Era Magazine

"ڈھائی گھنٹے کیا کر کے آئی ہو۔۔؟ صرف باتیں۔۔توبہ تم لڑکیاں۔۔۔"

ابھی اُس نے گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ وہ صاحب شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

ہیر نے مسکراہٹ سے اُس کو دیکھا اور بیٹھ گئی۔۔۔۔

"حرا تیار ہو جاؤ مہمانوں کا وقت ہو رہا ہے۔۔"

حرا، ہیر کی کہی ہوئی باتوں پر دھیان دیے تھی۔۔

کہ اِس بار سمرین نے نہیں بلکہ بابا نے اُسے کہا۔۔وہ فوراً اُٹھی اور تیار ہونے کے لیے چلی گئی۔۔۔

اُس نے سادہ سا گرین کلر کا شفون کا فراق نکالا وہ پہن کر آنکھوں میں کاجل لگایا۔۔ تاکہ کوئی بھی سوجی آنکھوں کا سبب نہ پوچھ سکے۔۔۔

نیچے آئی تو مہمان لاؤنج میں ہی موجود تھے۔۔شایان، مولوی صاحب اور اُنکا کا بڑا بیٹا اور بہو۔۔۔اُس نے سلام لی اور کچن میں گُھس گئی۔۔۔

"کھانا لگاؤ بیٹا۔۔۔" سمرین نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔۔اور نظریں چُراتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔

اُس نے اکیلی نے ساری میز سجائی۔۔۔اور پھر دھیمی آواز میں آکر اُس نے کہا۔۔۔

"کھانا لگ گیا ہے آجائیں۔۔۔"

شایان نے اُس کی طرف دیکھا۔۔ حرا نے بھی اُسی وقت نظر اٹھائی تو اس کی نظر اپنی طرف دیکھتے شایان کی آنکھون کو دیکھا تو شایان کی آنکھیں اُسے اس لمحے میں معید کی آنکھوں جیسی لگیں۔۔۔

کھانے کے بعد۔۔۔ مولوی صاحب نے پیار دینے کی بات کی اور حرا کے ہاتھ میں بڑی بہو کے ہاتھ سے انگھوٹی پہنوادی۔۔۔

حرا کا ضبط اُسی وقت ٹوٹ گیا۔۔ہاتھ کی اُسی اُنگلی پر ایک ایک کرتے آنسو گرنے لگے۔۔۔

ایسے مواقعوں پر تو لڑکیاں رو ہی پڑتی ہیں۔۔۔بھابھی نے بہن کی طرح اُس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر سہلایا۔۔ سمرین نے شایان کے ہاتھ میں انگھوٹی پہنادی۔۔۔اور اُس کے کاندھے پر پیار کیا۔۔۔

"اللہ نے آج بیٹے سے بھی نواز دیا۔۔۔اللہ تم دونوں کو خوش رکھے آمین۔۔۔"مولوی صاحب نے دعا دی۔۔

۔۔۔۔

"میں اپنے کمرے میں چلی جاؤ؟" حرا نے پوچھا۔۔ سب نے اُس کی طرف دیکھا۔۔ تو بابا فوراً بولے۔۔۔ "ہاں بیٹا جاؤ۔۔۔ آرام کرو۔۔۔"

وہ نکلی مسکراہٹ کے ساتھ باہر نکل آئی۔۔۔اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

کمرے میں آکر بیڈ پر ڈوپٹہ پھینکا۔ آنکھوں کے کاجل کو بے دردی سے پھیلا دیا۔۔

بالوں کی چوٹیا کو کھول دیا۔۔ اور دیوانیوں کی طرح زمین کے بیچ میں بیٹھ گئی۔۔۔

اُس نے انگھوٹی کو خاموشی سے دیکھنے لگی۔۔۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے دھندلاپن آرہا تھا۔۔

‘-----------------------------

شایان نے دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود کوئی جواب نہیں پایا تو خود ہی کھول دیا۔۔۔

وہ سامنے حرا کو زمین پر بے ہوش دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ جلدی سے اندر آیا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔اُس نے موقع دیکھ کر اُس کو باہوں میں اُٹھایا۔۔اور بستر پر ڈال دیا۔۔پاس پڑے پانی سے اُس کو ہوش میں لانے کی کوشش کی تو اُس نے آنکھیں کھول دی اور دو منٹ میں ہوش میں آکر ڈوپٹے کے لئے یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔

شایان اُٹھا اور دور پڑا ڈوپٹہ اُس کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

"مجھے کُچھ بتانے کی ضرورت نہیں آپکو۔۔۔ آپ کی ماؤ سب کچھ مجھے بتا چکی ہیں۔۔۔۔ یہ بات میرے تک ہی رہے گی۔۔۔ بھلے ہی آپ مجھ سے نفرت کریں لیکن میں محبت کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔"

"سوری میں نے آپ کو نیچے سے اُٹھا کر اُوپر ڈالا مگر ضروری تھا۔۔۔ میں نیچے سے اجازت لے کر ہی آپ کے کمرے میں آیا ہوں۔۔۔ اب میں چلتا ہو۔۔۔ اینڈ لاسٹ تھنگ۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔" شایان پورے رعب کے ساتھ اور سچائی بھرے لہجے سے بول کر یہ جا وہ جا۔۔۔

اور وہ تب سے جب سے وہ اُس کے سامنے تھا صرف اُس کی آنکھوں دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو ہو بہ ہو مُعید جیسی تھی۔۔۔

آج اتنے عرصے بعد مُعید کے بغیر پہلے رات تھی۔۔۔اُس کو نیند کہا آنی تھی۔۔۔

پہلے دن سے لیکر اب تک کے سارے خواب۔۔۔ ایک ایک جملہ۔۔۔ ایک ایک فیصلہ اُس کے کہنے پر کیا۔۔۔ سب اُس کے زہن میں ترو تازہ تھا۔۔۔

ساری رات وہ معید کی باتوں کو سوچتی رہی۔۔۔ ساتھ میں معید کو خواب میں دیکھنے کے لیے بہت کوشش کی کہ سو جائے مگر نا ممکن رہا سب کچھ۔۔۔۔ اب مُعید نے اُس کی خواہش پوری

New Era Magazine

کر دی تھی،۔۔ آزاد کر دیا تھا۔۔ اب وہ کبھی بھی اُسکے خوابوں میں، اُسکی نیندوں میں نہیں آنے والا تھا۔۔۔ سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔۔

ہیر گھر آ کر حرا کے ہی بارے میں سوچ رہی تھی۔ کتنی معصوم ہوتی ہے نا یہ محبت کسی کے بھی دل میں گھر کر لیتی ہے۔۔ اپنی ملکیت سمجھ بیٹھتی ہے۔۔۔ اور جب اُس دل پر رحم کھاتی ہے تو تباہی شروع ہو جاتی ہے۔۔ معید کی محبت نے رحم کھایا تو حرا کا دل بنجر ہو گیا ہوا تھا

ہیر کو واقع حرِا سے اصلی دوستی کی محبت تھی۔۔۔ ہیر نے کم عمر میں ہی کافی کچھ سیکھا تھا۔ اُسکی وجہ یہی تھی کہ وہ محبت کرتی تھی تو اُسکے مطلب کو سمجھ کر کرتی تھی۔۔

حرا کچن میں اپنے لیے خود چائے بنا رہی تھی۔۔۔

"حرا باجی! شایان بھائی آئیں ہیں اُنکے لیے بھی چائے بنا دیں۔۔۔" حرا کے گھر کی ملازمہ نے آ کر بتایا۔۔

اُسکی بات سُن کر تو حرا ویسے ہی تھوڑا غصہ میں آگئی۔۔اور جو کل کی ساری باتیں اور حرکتیں تھی۔۔حرا کو ان پر بھی غصہ تھا۔۔۔

"میری بات سُنو چائے خود بنا کر دے آؤ اور اپنی چھٹیاں کم کرو۔۔۔" حرا اُس کو کہہ کر چائے کپ میں ڈالنے لگی۔۔۔

"جی باجی۔۔۔" ملازمہ چائے کے لیے پانی رکھنے لگی۔۔

حرا چائے ڈال کر مُڑی تو شایان دروازے پر کھڑا تھا۔۔

حرا نے ایک نظر اُس کو دیکھا پھر ملازمہ کو۔۔۔

"بات سنو۔۔۔! حرا نے ملازمہ کی طرف رُخ موڑ کر کہا۔۔۔

"جی باجی۔۔۔"!!

"جاؤ تم باہر۔ماؤ کو بتا دو مہمان آئیں ہیں۔۔۔" ملازمہ باہر چلی گئی۔۔۔۔

"آپ پلیز آ کر ڈرائنگ روم میں بیٹھا کریں یوں اِدھر اُدھر گھومنا اچھی بات نہیں۔۔۔"

حرا کہہ کر باہر نکلنے لگی تو شایان اُس کے راستے میں آ گیا۔۔۔

"چائے آپ بنا کر دیں گی یا یہ لے لو۔۔؟"

شایان نے اُس کی بات کو ہمیشہ سے سائڈ پر رکھ کر اپنی بات اُس کے آگے کی۔۔۔

"یہ لیں آپ پی لیں۔۔۔" حرا نے کپ آگے کیا اور اُس کے پکڑنے سے پہلے ہی۔۔۔کپ نیچے گِر گیا۔۔۔

جو کہ صاف نظر آیا تھا حرا نے جان کر ایسا کیا۔۔۔

New Era Magazine

شایان نے اُس کی طرف اُسی طرح دیکھا جیسے وہ اُس کو دیکھ رہی تھی۔ فرق بس یہ تھا حرا کی آنکھوں میں نمی تھی۔ اور شایان کی آنکھوں میں صرف محبت۔۔۔

"میری بات سُنیں۔۔۔" میں آپ کے ناز نخرے نہیں اُٹھانے بیٹھی یہاں جو روز روز کبھی بھی آجاتے ہیں۔۔۔"

حرا نے بہت آرام سے کہا۔۔ اور باہر نکل گئی۔۔۔

شایان نے اُسے جاتا ہوا دیکھا اور پھر حرا کے بابا کے پاس باہر لان میں چلا گیا۔۔۔

"انکل مجھے جلدی شادی کرنی ہے۔ آپکو کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہیں تو میں گھر جا کر بابا سے تب ہی بات کروں گا۔۔۔"

شایان اُنکی برابر کی کرسی پر بیٹھ کر بولا۔۔ اُنہوں نے کتاب بند کی اور بولے۔۔۔

New Era Magazine

"جاؤبول دو جیسے تمہارے دل کی خواہش میری بیٹی ویسے بھیاب تمہاری امانت ہے۔۔۔"

شایان نے انکا ہاتھ اپنے کاندھے پر دیکھا۔۔اور مسکرا کر پکڑا۔۔۔

"شکریہ۔۔آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔"

اور اُٹھ کر اپنے گھر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

حرا اپنے کمرے کی کھڑکی سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا سمجھتا ہے خود کو میں سالوں کی محبت سے نکل کر دنوں کی محبت میں آکر اِس پر پیار نچھاور کروں گی۔۔ہرگز نہیں۔۔۔

وہ ساری رات میں یہی فیصلہ کر پائی تھی۔۔شادی بے شک کرلے خود کو شایان کی محبت میں نہیں آنے دی گی۔۔۔۔

لیکن وہ معید کی بات بھول گئی تھی۔

اُس نے نکاح کی طاقت کو اصل محبت کہا تھا۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ مولوی صاحب۔۔۔"

سمرین اُنکی بات پر حیران بھی تھیں اور پریشان بھی۔۔۔

"سمرین ٹھیک کہہ رہے ہیں مولوی صاحب۔۔۔"

"اگر ریحان (شایان کا بڑا بھائی) کو باہر نہ جانا ہوتا تو ہم بھی اعتراض کر سکتے تھے۔۔۔ اور آج ہی شایان نے میرے سے بھی بات کی تھی اِس بارے میں۔۔۔"

"مولوی صاحب آپ تاریخ بتائیں بس۔۔۔"

سمرین تو جیسے طوفان کے ڈر سے خاموش رہیں۔۔ حرا نے منگنی والے روز سے خاموشی کر رکھی تھی۔۔۔

اور اب اُسکو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب شادی کی تاریخ مانگ رہے ہیں۔۔۔ تو یقیناً وہ کچھ تو ضرور کرے گی۔۔

سمرین نے بھی ہاں میں ہاں ملانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔۔

اور مہینے کے آخری جمعے کو نکاح طے پایا۔۔۔ساتھ ہی رُخصتی بھی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔۔۔

"حرا بیٹا۔۔۔۔۔"

"جی بابا۔۔۔" حرا، ہیر کے ساتھ میسیج پے بات کر رہی تھی،۔۔۔۔۔۔جب اس کے بابا نے اس کو آواز دی۔

"بیٹا اِس مہینے کے آخری جمعے کو آپکی شادی ہے۔۔۔"

حرا نے فوراً شوک سے پیچھے اپنے بابا کو دیکھا۔۔جو کہ دوبارہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔۔

اس کو شادی کی خبر ایسے دے رہے تھے جیسے کوئی بہت عام سی بات ہو۔۔۔

New Era Magazine

"بابا۔۔ماؤ کہاں ہیں؟" حرا نے خود کو سنبھلتے ہوئے بابا سے پوچھا تھا۔

"کہیں باہر گئی ہیں تمہاری ماؤ۔۔۔کیا بات ہے تم خوش نہیں لگ رہی بیٹا؟"

"نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ خوش ہیں نا تو میں بھی خوش ہو بس۔۔۔" حرا مسکرا کر بولی۔

اور اُن کے پاس آکر بیٹھی۔۔۔

"ہمیشہ خوش رہو بیٹا۔۔۔اب بس میری یہی خواہش اور دعا ہے۔۔۔" انہوں نے حرا کو اپنے ساتھ لگاتے دعا دی تھی۔

"جی بابا۔۔۔" وہ بول کر ان سے الگ ہوئی اور اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

دروازہ بند کر کے وہ دروازے کے آگے ہی بیٹھ گئی

سر گھٹنوں پر رکھ کر بال ہاتھوں میں جکڑ لیے۔۔۔

New Era Magazine

کیوں سب میری لاش بھی برداشت نہیں کر پا رہے۔۔اب تو میں ایک زندہ لاش ہوں۔۔پھر بھی۔۔،

اوہ ہاں۔۔میں زندہ تو ہوں نا۔۔۔

حرا نے منگنی والے دن سے صرف موت کا سوچنا شروع کر دیا تھا۔کہ ابھی تک سانسیں کیوں چل رہی ہیں۔ہر وقت ایک ہی سوچ تھی کسی طرح بھی موت آئے اور وہ معید کے پاس جا سکے۔۔۔۔

۔۔۔..................

ہیر کی طبیعت کافی دنوں سے خراب تھی تو وہ حرا سے رابطہ نہ کر پائی۔۔۔آج اُسنے حرا کے گھر جانے کا سوچا۔۔۔اور ایک میسیج حرا کو اپنے آنے بتا کر اور عبداللہ کو اپنے جانے کا بتا کر وہ حرا کے گھر پہنچی۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے سے کافی باتیں محبت کی کیں۔۔۔محبت کر کے سمجھنے اور محبت کرنے سے پہلے محبت کو سمجھنے کی عقل بہت کم لوگ رکھتے ہیں۔۔۔خاص طور پر عمر کے اِس حصے میں جس میں انسان کو اپنا آپ بغیر کسی وجہ کے بہت بہترین لگنے لگتا ہے۔۔۔اور وہ اپنے آپ کو محبت کرنے کے قابل سمجھ لیتے ہیں۔۔۔دونوں ہی اُس عمر میں تھی۔

محبت کی باتیں کر کے دل کو یوں سمجھالینا کہ ہاں محبت کرنے میں تم خود ہی غلط ہو۔۔تو بس پھر آپ زندگی ہار چکے ہو۔۔

محبت کبھی غلط نہیں ہوتی جب تک اُس میں پاکیزگی ہو۔۔۔اور حرا کی محبت پاک تھی۔۔۔

صرف کچھ گھنٹوں کی قربت وہ بھی ایسی جو صرف دل و دماغ تک رہتی۔۔۔اور روح سے تعلق رکھتی تھی۔۔نہ کسی چیز کا لالچ تھا نہ کوئی منزل۔۔بس حرا تو اب بھی اپنی اُسی محبت کی قیدی تھی۔۔اُسی جادو کے حصار میں تھی

حرا کو اُس سب سے نکالنے شایان آیا تھا۔۔

ایک ہمسفر بننے۔۔۔

ایک بہترین منزل بننے۔

ایک عمدہ محافظ بننے۔۔

اور صرف ایک کے لیے ہی آیا تھا۔۔۔۔

New Era Magazine

"حرا میں اب دوسری بار آچکی ہوں تم بھی تو آؤنا میرے گھر۔۔۔" ہیر نے جاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ضرور آئے گی یہ بھی۔میرے ساتھ دعوت پر۔۔۔" حرا کچھ بولتی شایان نے جواب دے دیا۔ہیر نے شایان کی طرف دیکھا پھر حرا کی۔۔۔

"ہیر یہ شایان ہیں۔۔۔" حرا نے تعارف کروایا۔۔۔۔

"جی اور اِنکا ہونے والا شوہر۔۔۔" شایان نے نارمل لیکن رعب سے کہا۔۔

"ہیر میں ضرور آؤں گی۔۔۔" حرا نہیں چاہتی تھی ہیر مزید شایان کے سامنے رہے۔۔۔ہیر نے مسکرا کر حرا کو دیکھا۔حرا پہلے ہی سب بتا چکی تھی۔۔۔

"ہم ضرور آنا۔۔۔ہمیشہ خوش رہو۔۔۔" وہ گلے ملی۔۔پھر گیٹ سے باہر نکل گئی۔۔۔

New Era Magazine

"اب میری کوئ پرائوسی بھی نہیں کیا؟" حرا نے بولا۔

"کیا مطلب،؟"شایان حیران ہوا۔۔۔

"یعنی مجھے اُس سے کوئی بات بھی کرنی ہو سکتی تھی۔۔۔اور یہاں پر آپ یوں ہی آجاتے کوئی اور کام نہیں ہے آپکو۔۔۔"

"گھر کیا آپ کو اِس وقت کی چائے نہیں ملتی۔۔۔؟"

حرا بول کر اندر جانے لگی۔۔تو شایان بولا۔

"چائے ملتی ہے لیکن وہاں آپ نہیں ہوتی۔۔۔تو یہی آنا پڑتا ہے۔۔۔جب آپ وہاں ہو گی تو پکا نہیں آؤ گا یہاں پر۔۔۔گھر بھی بہت اچھا چلتا ہے لیکن کام کوئی نہیں ہوتا سوائے آپ کو چاہنے کے۔۔۔"شایان مسکرا کر نرم لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔۔

"چپ باتیں۔۔۔نہ کیا کرو میرے ساتھ فضول مزاق۔۔۔"حرا مُڑ کر بولی۔۔۔

"ارے سچ کہہ رہا ہو۔۔۔شایان حیران ہوتا بولا لیکن اب حرا اندر جا چکی تھی۔اور وہ بھی اُس کے پیچھے اندر آ گیا۔۔۔

حرا تو کمرے میں چلی گئی۔۔۔لیکن وہ چائے پی کر گیا۔۔

----

۲ ہفتوں بعد۔۔۔۔

حرا کو مایوں بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

ہیر اسلام آباد اپنے رشتے داروں کے گھر گئی ہوئی تھی اُس نے شادی میں نہ آنے کی معزرت کر لی تھی۔۔۔

اِس جمعہ اُسکا نکاح تھا۔۔۔وہ لان کے جھولے پر بیٹھی تھی۔۔۔آنکھیں کئی راتوں سے نہیں سوئی تھی۔۔۔معید کے خوابوں نے جاتے ساتھ ہی اُس کی نیندیں اُڑا دی تھیں۔۔۔۔

آنکھیں بند کی تو ایک سکون کے احساس نے اُسکی آنکھوں کو سہلایا۔۔ حرا کی آنکھوں میں آنسو دوبارہ آنے لگی۔ اُسے اُس کے ساتھ کیا ہر سفر یاد آنے لگا۔۔۔

جب وہ اُس کے ساتھ ایسے ہوتا تھا جیسے اُس نے واقع اُسکا ہاتھ تھاما ہوا ہے۔۔ اور اپنے ساتھ ساتھ لے کر جا رہا ہے۔۔۔

کاش معید تم آؤ اور مجھے لے جاؤ۔۔ اُس نے سے بولا۔۔۔ اور آنکھیں کھولی۔۔۔

آس پاس مہمان بھی نہیں تھے۔۔ نہ ہی کوئی اور

کچھ رشتے دار اُس کے گھر میں رہنے آئے تھے۔۔

وہ پریشان تو یوں تھی جیسے بہت غلط ہو رہا ہو سب کچھ۔۔ لیکن یہی حقیقت تھی۔۔

وہ کچھ دنوں میں حرا شایان ہونے والی تھی۔۔۔

دونوں کے ناموں کو جوڑا جاتا تو دونوں ہی نام نوابی لگنے لگتے تھے۔۔۔ سمرین حرا کے پاس آئیں۔

"حرا۔۔۔!" آواز پر حرا نے آنکھیں کھولی۔۔۔

"جی ماؤ۔۔۔" وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"خاموش کیوں ہو۔۔۔" سمرین نے اُسی سرخ آنکھوں سے نظریں پھیرتے ہوئے کہا۔۔

"ماؤ کچھ بولنے کو ہی نہیں ہے۔۔۔" حرا نے اُن کے کاندھے پر سر رکھ دیا۔۔۔

"مجھے معاف۔۔۔" ابھی سمرین اتنا ہی بولی تھی کہ حرا بولی۔

"ماؤ مت کریں ایسی باتیں۔ معاف مجھے کر دیں۔۔۔ میں اب بھی غلط کر رہی ہو۔۔۔ آپ لوگوں کو خوشی میں ہی میری خوشی ہے لیکن شائد آپ اِس خوشی میں خوش تو ہیں لیکن میں مُطمئین نہیں ہوں۔"

وہ اتنا کہہ کر کھڑی ہوئی۔۔۔ اور اندر کی جانب چلی گئی۔۔

سمرین ایک لمبی سانس لے کر وہی بیٹھ گئی۔۔۔

فجر کے وقت ہر طرف سے اذان کی ہی آواز گونج رہی تھی۔۔۔وہ اپنے کمرے کے ٹیرس پر آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔ آج اُس کو ایک نیانام ملنے کو تھا،۔۔

"بابا میں کیسی لگ رہی ہوں؟"

"ارے میری پیاری بیٹی دلہن کیوں بنی ہے۔۔؟"

"بابا مجھے بھی تو ایک ناایک دن دلہن بنناہی ہے اور مجھے ویسے بھی بہت شوق ہے دلہن بننے کا۔۔۔"

"بیٹا ابھی یہ سب نہ سوچو آپ بہت چھوٹی ہو۔۔۔اور اپنی نم آنکھیں حرا سے چھپالی۔۔۔"

حرا سمرین کے لال ڈوپٹے کا لہنگا پہن کر اور سمرین کے ہی زیور پہن کے ۱۱ سال کی عمر میں دلہن بننے کی خواہش کو پورا کر رہی تھی۔۔

بچپنے کی ایک عجب سی یاد اور خواہش جو ہر لڑکی کے کھیلوں میں شامل ہوتی ہے۔۔۔

حرا نے اپنی بند آنکھیں کھولی تو ۹ سال پہلے کے بات آج سچ ہو رہی تھی۔ وہ دلہن بن رہی تھی۔۔۔

مگر اب ویسی نہیں جو کھیل تماشے میں ہوتی تھی۔۔۔ اب وہ اپنا سب کچھ کسی اور کے نام کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ اب تو سب سے پہلا حق وہ شایان کو دے رہی تھی۔۔۔

شایان بھی صبح کے وقت جلدی اُٹھنے کا عادی تھا۔۔۔

وہ گھر سے واک کے لیے نکلا بند آنکھوں کے ساتھ کھڑی حرا کو ٹیرس پر دیکھا۔۔۔ لبوں پہ مسکراہٹ آئی اور فوراً چلی گئی۔۔۔

اُس کے آنکھیں کھُلی تو دور سے بھی وہ اُنکی سوجن اور پریشانی دیکھ چُکا تھا۔۔۔

ٹوٹا بکھرا وجود سنبھالنے کا ظرف بھی کسی کسی مرد میں ہوتا ہے۔۔۔اور شایان اُن میں سے تھا۔۔۔وہ رُکا نہیں اور آگے نکل گیا۔۔۔

حرا نے اُس کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔اور واپس کمرے میں چلی گئی۔۔۔

وضو کیا اور نماز ادا کی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح روئی اور بہت روئی۔۔۔

وہ واپسی کے لیے کیا چاہتی وہ خود نہیں جانتی تھی۔۔۔

حقیقی محبت تو تھی ہی نہیں کچھ اُس کے لیے۔۔۔

خوابوں میں کی جانے والی محبت خواب ہی رہ گئی لیکن حرا پر جادو کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

سمرین اُس کا ناشتہ کمرے میں ہی لے آئی تو اُس کو سویا ہوا دیکھ کر اُس کو جگانے کا سوچا۔۔

حرا اُٹھو بیٹا۔۔ سمرین نے پیار سے اُس کے بال چہرے سے پیچھے کیے

جی ماؤ۔۔وہ ویسے بھی گہری نیند میں کبھی نہیں سو پائی تھی تو اب تو ویسے بھی اُس کی آنکھ لگ جاتی تو شکر کی بات ہوتی۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ناشتہ کر لو بیٹا تاکہ تمہیں پھر تیار کرنے والی بھی اچھے سے تیار کر سکے۔۔

ماؤمیں خود۔۔۔حرا ابھی اتناہی بولی تھی۔۔

کہ شایان کی بھابھی بول پڑی جو کہ ابھی ابھی کمرے میں آئی تھی۔۔۔بلکل خود کچھ نہیں سب ہم کریں گے وہ بہت خوش مزاجی سے بول رہی تھی۔۔

اسلام علیکم حرانے بیڈ سے اُٹھ کر کہا۔۔

سمرین سے ملنے کے بعد وہ حرا سے ملی۔۔

حرانکلی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اُنکی ہر بات کا جواب دے رہی تھی۔۔۔

اور وہ خوشی کے ساتھ اپنے سارے شوق پورے کر رہی تھی۔۔

ہر رشتے کو دیکھنے کے بھی دو پہلو ہوتے ہیں ایک بُرا اور ایک اچھا۔۔۔۔

جس مرضی نظر سے دیکھ لو وہ رشتہ جب تک دل کو نہ بھائے وہ ہمیں سچا نہیں لگتا ہم کہی نا کہی اُس کی کمزوری اور اُسکی طاقت کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔

مگر حرا کو ہر رشتہ بغیر کسی بھی کمزوری کے ملا تھا۔۔اُسے ہر رشتہ ہی بہت گہرا، سچا اور مضبوط ملا تھا مگر وہ ایک ایسے رشتے کے حصار میں تھی جس کی نہ کوئی بنیاد تھی نہ کوئی کمزوری۔۔۔تو وقت تو لگنا ہی ہوتا کے ہر انسان کو سیدھی راہ پر آنے کا۔۔۔

حرا کو بھی اُسی وقت کی ضرورت تھی۔۔۔

سفید شلوار قمیض میں ملبوس وہ سادہ سے مگر ایک فریش حلیے میں تھا۔۔۔

حرا بھی سُرخ لہنگے میں دلہن بنی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔

مختصر سے مہمان حرا کے گھر میں باراتی بن کر موجود تھے۔۔۔ اکلوتی بیٹی کی شادی کا شوق آج پورا ہو رہا تھا اور اُسی شخص کے ساتھ جس کو دونوں نے اپنی بیٹی کے لیے خود چُنا تھا۔۔۔

حرا کے کمرے میں نکاح کے لیے کچھ لوگ آئے۔۔

حرا نے مضبوطی سے سمرین کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ ایسے جیسے ابھی جان نکل جائے گئ۔۔۔ مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ سانسیں چلتی رہی۔۔۔ نکاح شروع ہوا۔۔

حرا کو ایک لمحے کو لگا کیا واقع کوئی کسی کے لیے اتنا خاص نہیں ہوتا کے اگر وہ جان کسی اور کے نام ہو جائے۔۔۔ اور پھر بھی زندگی چلتی رہے۔۔

بیٹا بولو۔۔ سمرین نے اُس کے کان کے قریب ہو کر کہا۔۔

قبول ہے۔۔

آنکھیں خشک ہو گئی۔۔۔

قبول ہے۔۔

ہاتھ ٹھنڈے ہو گئے۔۔

قبول ہے۔۔۔

اور

پھر کچھ ہی منٹ میں وہ حرا شایان ہو گئی۔۔۔۔

اُس کی محبت کا کوئی جواز دنیا میں نہیں تھا۔۔

اُسکو جینا تھا اور جینے کے لیے تو سب دنیاوی کام کرنے ہی پڑتے ہیں۔۔

حرا حیران تھی کہ اُس نے کبھی بھی معید کے خوابوں کے علاوہ کسی اور مرد کو دیکھا تو کیا سوچا بھی نہیں اور آج وہ سب کچھ اپنا شایان کے نام کر چکی ہے۔۔

حرا کو شایان کے ساتھ لا کر بٹھایا گیا۔۔

شایان اُس کو اپنی بیوی کے روپ میں دیکھ مسکرایا جبکہ حرا نے نظریں پھیر لیں

کیوں یہ آنکھیں مجھے معید کی لگتی ہیں ایسے جیسے اِس نے چوری کی ہوں۔۔۔

بہر حال مجھے اب کچھ نہیں سوچنا آنکھیں بند کر کے لمبا سانس لیا اور اپنے زہن کی تمام سوچوں سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کی۔۔

رخصتی ہوئی۔۔۔اور وہ اپنا آپ سمیٹ کر شایان کے گھر آ گئی۔۔۔

بھابھی اُس کو کمرے میں چھوڑ کر خود واپس آ گئی۔۔۔

حرا نے سب سے پہلے الماری کھولی اور کپڑے دیکھنے لگی۔۔

New Era Magazine

اپنے لیے ایک سادہ سا لباس چُن کر چینج کیا اور زیورات بھی اُتار دیے۔۔۔رات کافی ہو گئی تھی۔۔کمرے کی سجاوٹ اُسے ویسے ہی ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔۔

اُس نے سونے کا سوچا جو کہ بلکل غلط سوچا تھا نیند تو وہاں بھی نہیں آتی تھی یہاں تو بلکل ہی مشکل تھا۔۔

شایان کمرے میں آیا تو اُسے دیکھ کر حیران نہیں ہوا کیونکہ وہ حرا سے اِسی سب کی توقع کر تا تھا۔۔

اُس نے بغیر کچھ کہے چینج کیا اور بیڈ کی ایک سائڈ پر آکر لیٹ گیا۔۔

کمرے میں دونوں کی زبان سے ایک لفظ نے خاموشی نہیں توڑی تھی۔۔۔بس گھڑی کی ٹک ٹک اور کچھ اِدھر اُدھر کی چیزوں کا شور تھا۔۔۔

حرا بیڈ کی دوسری سائڈ پر ہی ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔

سو جائیں۔۔۔شایان نے اُس کو دیکھ کر کہا جو کہ آنکھوں میں حیرانی لیے کسی بہت گہری سوچ میں تھی۔۔

شایان کی بات پر اُس نے شایان کی طرف دیکھا۔۔

اور پھر بھول گئی کہ وہ اِس کی کیا لگتی ہے اور سب کیا کر رہی ہے۔۔

New Era Magazine

آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔شایان نے بھی اُسے ٹوکا نہیں۔۔۔اور دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے کافی سوالات کر رہی تھی۔۔

کیوں کیا ایسا میرے ساتھ میرے خواب چھین لیے۔۔۔

حرا میں تمہے بلکل ٹھیک کر دوں گا تمہارے لیے ہر خوشی کو نیا راستہ دوں گا۔۔

میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتی۔۔۔

میں تم سے سوائے تمہارے ساتھ کے کسی بھی اور چیز کا طلب گار نہیں ہوں۔۔۔

بس میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔

ہاں تم میری ہو اور میرے ساتھ ہو۔۔

حرا۔۔۔شایان نے پکارا۔۔۔

حرا نے فوراً نظریں پھیر لیں

میں آپ کی کوئی بات نہیں مانو گی۔۔

حرا نے دوبارہ ویسے ہی بیٹھ کر کہا۔۔

وہ تو ماننی پڑے گی آپکو۔۔۔ورنہ پیار سے کہی جانے والی بات اکثر میں کسی اور انداز میں بھی کرتا ہوں۔۔۔

وہ آگے ہوا حرا کے ہاتھوں کی مہندی دیکھنے لگا۔۔

حرا اُسکے ارادے جان کر ہاتھ چھُپا لیے۔۔۔

ارے۔۔شایان اُس کی حرکت پر بولا۔۔

حرا نے بہتری سونے میں ہی جانی۔۔اور لیٹ گئی۔۔۔

یہ ہوئی نا بات۔۔۔شایان لیٹ گیا اور لائٹس آف کر دی۔۔

حرا نے اپنی سائڈ کا لیمپ آن رکھا

اور رات جاگتے میں گزاری۔۔۔

شایان صبح اُٹھا تو حرا کمرے میں نہیں تھی۔۔۔

وہ بھی فریش ہوا۔۔۔اور نیچے آگیا۔۔۔تو حرا سب کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر تھی۔۔۔

شایان حرا کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔۔

پنک کلر کے نفیس کام دار کپڑوں میں ملبوس حرا کو آج وہ پہلی صبح بیوی کے روپ میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

شایان نے اُس کو ہمیشہ سے ہی محبت کی نظر سے دیکھا تھا۔۔۔۔

آج وہ اُس کے نام تھی۔۔اُس نے محبت پائی تھی۔۔اب وہ اُس کو اپنے جیسا بھی کرنے کو تیار تھا۔۔جو محبت وہ آج حرا سے کرتا تھا وہی محبت حرا سے وہ بچپن میں بھی کرتا تھا۔۔مگر جو اب اُسے خوشی اور تسکین مل رہی تھی وہ اُسے سکون دے رہی تھی۔۔۔

حرا نے شایان کی طرف دیکھا جو اُس کے بلکل ساتھ بیٹھ کر اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

کیا لیں گے آپ۔۔۔حرا نے اِردگرد دیکھ کر کہا وہ پوچھنا نہیں چاہتی تھی مگر وہ نہیں چاہتی تھی شایان اُسے سب کے سامنے یوں دیکھے۔۔۔

چائے۔۔شایان نے حرا کی طرف سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔یوں مت دیکھیں پلیز۔۔۔حرا نے پھر اِرد گرد دیکھ کر کہا۔۔۔

ہمم اوکے چائے دو۔۔۔شایان نے اُسی طرح کہا۔۔۔حرا پر نظریں جمائے

حرا نے جلدی سے چائے کا کپ اُس کے سامنے رکھا

کیا بات ہے شایان پہلے دن سے ہی خدمت کروانا شروع۔۔۔ریحان بولا۔۔

ہاہاہا بھائی تو کیا بُڑھاپے میں کروانے کا انتظار کرو۔۔کیوں بابا جان۔۔

شایان سیدھا ہو کر بیٹھا تو حرا نے بھی آرام سے ناشتہ کیا

New Era Magazine

مولوی صاحب نے شایان کی بات پر کان نا دھرے اور ناشتہ کر کے باہر لان کی جانب چلے گئے۔۔۔ کھانے کی ٹیبل پر وہ نہ خود بولتے نہ کسی کو بُلاتے تھے۔۔

ریحان اور شایان پھر سے باتوں پر لگ گئے جبکہ حرا ابھا بھی کے ساتھ لاونج میں آ گئی۔۔۔

حرا میں بھی چلی جاؤں گی پر سو تو تم اُداس تو نہیں ہو گی نا۔۔

نہیں۔۔۔ حرا نے فوراً بول دیا

میرا مطلب ہے اُداس کیوں ہو نا روز کال کریں گئی نا آپ تو بس پھر بات کریں گے۔۔

حرا کو کچھ شرمندگی ہوئی۔۔۔ مگر اُس نے فوراً بات سمیٹ لی۔۔۔۔

ارے ہاں ہم روز بات کریں گے کوئی بھی مسلئہ ہو مجھے بتانا میں تمہاری بہن ہی ہوں۔۔۔

جی ضرور۔۔۔ حرا بھی مسکرا کر بولی

اور پھر دونوں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

شام میں ہی حرا اور شایان دونوں کا ولیمہ تھا جو بہت دھوم دھام سے تو نہیں بلکہ خوشی کے ساتھ منانے کا ارادہ تھا۔۔

یہ مولوی صاحب کی خواہش بھی تھی اور یہی اچھا تھا کہ ہر سنت کو سنت کے طریقے سے ادا کیا جائے۔۔۔۔

حرا بھابھی کے ساتھ پارلر روانہ ہو گئی۔۔۔

کل کی طرح دلہن بنے روپ میں تو وہ آج بھی تھی مگر روپ کل سے بھی زیادہ کِھلا کِھلا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد ہر دن لڑکی کے لیے نئے روپ سے بھرپور ہوتا ہے۔۔۔

وہ بہت نفاست سے سجی حرا اور وہ ہر طرح سے نکھرا نکھرا شایان دونوں سہی معنوں میں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

حرا گھر آکر اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا آپ دیکھ رہی تھی اُس نے کئی بار اِس روپ میں اپنے آپ کو صرف مُعید کے لیے دیکھا تھا۔۔

کیا وہ محبت میں اتنی کچی نکلی؟

کہاں گیا عشق کا جادو؟

یہ دو سوال اُس کی جان پر بن چکے تھے۔۔۔۔

دو آنسو آنکھوں کے کاجل کو بہاتے ہوئے اُس کو پھر سے معید کی یادوں کا راستہ دکھا رہی تھی۔۔۔۔

جب بھی وہ کسی بھی چھوٹی بات پر بھی اُس کے آنسو آتے تو معید اُس کے آنسو صاف کرتا۔۔۔

ہوتا صرف یہ خوابوں میں تھا حرا اصل میں کوئی کسی کے آنسو صاف تھوڑی کرتا۔۔ حرا نے خود اے ہی کہا۔۔ کیوں نہیں کرتا بھئی۔۔۔ اتنی پیاری بیوی ہو تو کون کمبخت یہ موقع ہاتھ سے جانے دے۔۔

شایان کب سے کمرے میں آکر اُس کو بیڈ پر بیٹھا دیکھ رہا تھا۔۔۔ بولتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ اُس کے پاس آیا حرا نے اُسی رُخ کے ساتھ آئینہ میں اُسے دیکھا۔۔۔

شایان نے اُسے اپنی طرف رُخ دیا اور آنسو جواب تک آنکھوں میں ٹھہرے تھے اور جو بکھر گئے تھے۔۔۔ ان کو صاف کیا۔۔۔

حرا رویا مت کرو باقی بے شک اُس کو یاد کر کے مسکرایا کرو۔۔۔

حرا نے شایان کی طرف دیکھا تو پھر اُسے شایان کی آنکھیں معید کی لگیں۔۔۔

ایک بات تو بتاؤ حرا جب بھی میری طرف دیکھتی ہو ایسا کیوں لگتا مجھے جیسے میری آنکھیں چوری کی ہیں۔۔ شایان کی بات پر وہ دھیما سا بغیر کسی وجہ کے مسکرائی۔۔۔

واہ۔۔ کاش یہ مسکراہٹ میری محبت کی طرح طویل ہو۔۔۔ کبھی نہ ختم ہونے والی۔۔۔

حرا نے اُس کے ہاتھ اپنی بازوؤں سے ہٹائے اور دور ہو گئی۔۔۔

چلیں؟ شایان نے ہاتھ آگے کیا۔۔۔ حرا نے مہندی لگے ہاتھ کپکپاہٹ کے ساتھ اُس کے آگے کر دیے۔۔۔ ارے ایک ہی دے دو۔۔ کافی ہے۔۔۔ مسکاتے ہوئے بولا۔۔۔

شایان نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اُسے کمرے سے لے کر نیچے آ گیا۔۔

حرا سب سے پہلے اپنے ماں باپ سے ملی اور پھر وہ سب گھر کے لان میں آ گئے جہاں ولیمے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

مردوں کے لیے لان کا دوسرا حصہ تھا۔۔۔

اور عورتوں کے لیے لان کا داخلی حصہ۔۔

شایان مہمانوں سے مل رہا تھا مگر پر تھوڑی دیر بعد اُسکی نظر حرا پر جاتی حرا بھی اُسی وقت اُسی کو دیکھ رہی ہوتی دونوں کی نظریں ملتی تو حرا اپنی نظریں جھکا لیتی۔۔۔

مگر شایان اُس کی یہ ادا بھی دیکھتا۔۔۔

ولیمہ ختم ہوا تو سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گے۔۔۔ حرا اپنے ماں باپ کے ساتھ گھر آ گئی۔۔۔۔

وہ ابھی چینج کر کے لیٹنے ہی لگی تھی کہ دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔۔۔ حرا نے لاک کھولا تو شایان تھا۔۔

اوہ یہ میرا روم ہے تم یہاں۔۔۔ حرا کا جملہ

ادھورا رہ گیا جبکہ شایان آرم سے بیڈ پر لیٹ بھی چکا تھا۔۔۔

حرا کو واقعی رونا آیا اُس نے آگے سے بولنا فضول سمجھا اور کھڑی رہ گئی۔۔۔

آج سے تم مجھے آپ کہہ کر مخاطب کرنا نہ بھولنا حرا۔۔۔مجھے بہت پیار آتا تمہارے آپ کہنے پر۔۔۔

اور جو آپ مجھے تم کہتے ہیں۔۔۔ حرا نے دل میں سوچا۔۔

اور میں تمہیں تم ہی کہوں گا کون س پیار آجانا تمہیں مجھ پر۔۔۔

حرا حیران ہوئی اور دوسری سائڈ پر آکر لیٹ گئی۔۔۔

عجیب انسان ہے۔۔۔۔

کبھی بھی آجائے گا کہی بھی آجائے گا کیسے بھی آجائے گا کچھ بھی کہہ دے گا۔۔۔

حرا سوچتے ہوئے منہ میں ہی بول رہی تھی۔۔

کچھ بھی کرلوں گا مسز شایان

شایان اُس کے تھوڑا نزدیک ہوا اور بول کر مسکراہٹ کے ساتھ دوبارہ لیٹ گیا۔۔۔

یا اللہ میرے پر رحم فرما۔۔۔۔ دعا کرتے ہوئے

حرا بھی لیٹ گئی۔۔۔

چار سال کی محبت کا جنون اُس پر جس طرح نکاح سے پہلے تھا اب وہ کم ہوتا جا رہا تھا وہ محبت دل کی راحت تھی جو اُس کو صرف خوابوں میں ملتی تھی لیکن اُنکی تعبیر اب شایان تھا۔۔۔انھیں سوچوں میں رات کے کسی پہر اُس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔

صبح فجر کے وقت شایان اُٹھا تو اُس کو اپنے قریب پایا۔۔۔

اُس کے چہرے پر آئے بال اُس نے پیار سے ہٹائے اور اتنے میں ہی اُس کی آنکھ کھُل گئی۔۔۔

وہ شایان کو اتنا قریب دیکھ کر کچھ بولی تو نہیں لیکن حیرت، خوف اور شرم و حیا۔۔۔ سب اُس کی آنکھوں میں نظر آ رہا تھا۔۔۔

شایان نے کچھ سیکنڈ اُس کی آنکھوں میں اِن سب چیزوں کے ساتھ اپنا عکس دیکھا۔۔۔ اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔۔۔

اُٹھو نماز کے بعد میں اور تم واک پر چلیں گے۔۔۔ شایان کمرے کے دروازے کے قریب آ کر بولا۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حرا نے یوں ہی پوچھ لیا۔

کیوں۔۔؟ کوئی کام۔۔۔؟ شایان نے تھوڑی حیرت سے پوچھا

حرا نے سر نہ میں ہلا دیا۔۔۔

شایان باہر نکل آیا اور اپنے گھر چینج کرنے کے لیے گیا۔۔

حرا اُس کے جاتے ساتھ ہے آنسو بہانے میں لگ گئی۔۔۔

آج پہلی بار لگ رہا تھا جیسے وہ خوابوں کی دنیا ایک قید تھی۔۔۔ مگر محبت کی دنیا میں سکون تھا۔۔۔

اور یہ، یہ جو حقیقت کی دنیا ہے۔۔۔اِس بارے میں اُس کی رائے کوئی نہیں بدل پا رہا تھا۔۔۔

زبردستی کا رشتہ۔۔۔۔۔۔

وہ نماز پڑھ کر واپس آیا تو حرا ابھی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔

شایان کو آتا دیکھ کر اُس نے دعا طویل کر دی۔۔۔

شایان بیڈ پر آرام سے بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پندراہ منٹ گزر گئے۔۔۔شایان اُٹھا اور اُس کے قریب آیا۔۔۔

حرا کی آنکھیں بند تھی۔۔۔دروازہ کے قریب گیا اُسے کھول کر بند کیا اور وہی کھڑا ہو گیا حرا نے آنکھیں کھولی اور جلدی سے جائے نماز اُٹھایا۔۔۔بیڈ پر ڈوپٹہ اُتار کر بیٹھی تو سامنے نظر جاتے ساتھ ہی وہ دوبارہ سیدھا ہوئی۔۔۔شایان اُسی کو سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ م۔۔۔مجھے لگا آپ جا چکے ہیں۔۔۔۔حرا اندر ہی اندر خود کو کوس رہی تھی۔۔۔۔کہ ایک نظر دیکھ تو لیتی گیا بھی ہے کہ نہیں۔۔۔

جلدی کرو چلیں۔۔۔

شایان اُسی طرح کھڑے رہ کر سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔۔حرا نے کپڑے پہلے ہی چینج کر لیے تھے اُس نے چپل پہنی اور چل دی۔۔۔شایان سب کچھ نظر انداز کرتا ہوا اُس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔۔

وہ لوگ گھر سے باہر نکل آئے تھے۔۔۔اور سڑک کی ایک سائڈ پر چل رہے تھے۔۔۔

حرا کیا وہ رات کو آیا تھا خواب میں؟ شایان کے سوال پر اُس کے قدم رُک گئے۔۔۔

حرا نے اُس کی طرف دیکھا اور سر نہ میں ہلا دیا۔۔

اب نہیں آتے خواب۔۔۔ حرا مدھم سے بولی

حرا خوش رہنا سیکھ جاؤ۔۔اُس زندگی کا اس دنیا سے کوئی لینا دینا نہیں بلکہ کوئی یقین بھی نہیں کرتا

ہاں وہ محبت تھی تمہاری مگر وہ اِس دنیا میں ہی نہیں تو محبت میں گُم رہنے کا کیا فائدہ۔۔۔ حرا وقت لو جتنا مرضی لو مگر باہر آجاؤ اُس بے نامی اور خوابی محبت سے۔۔۔۔ایک نظر میری محبت پر ڈالو۔۔واپس خالی نہیں جائے گی۔۔۔اور تیزی سے اُس سے آگے نکل گیا۔۔۔۔

یہ میری محبت کو بے نام کہہ گیا۔۔۔۔خوابی کہہ گیا۔۔ حرا کے دل سے اِن دو جملوں کی وجہ چُبھن ہوئی۔۔۔وہ گھر واپس آگئی۔۔۔اور شایان اُس کو واپس جاتا دیکھ کر اُس کے پیچھے ہی آ گیا تھا۔۔۔

حرا سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی۔۔۔

لاک لگا کر وہ اُوندھے منہ رو رہی تھی۔۔۔

خوش رہنا سیکھ لو خوش رہنا بھی سیکھا جاتا کیا۔۔۔؟ یہ تو قسمت کی بات ہے کوئی ہزار غموں میں مبتلہ ہے پھر بھی خوش رہتا۔۔۔ کیوں اِس دنیا میں اُس کو جینا ہے۔۔۔ اور کوئی خوشیوں میں ڈوبا بھی اپنے کچھ غموں کو لے کر اپنی قسمت اور اپنے نصیب کو کوس رہا ہوتا۔۔۔ انسان خدا کی رضا پر رہنا سیکھ لیتا ہے۔۔۔ مگر اُس کی رضا پر خوش رہنا نہیں سیکھتا۔۔۔

حرا بھی زندگی کے اُس حصے میں تھی۔۔ وہ زندگی کو جینا تو چاہتی تھی مگر دماغ میں ایک بات فوراً آ جاتی بس اُتر گیا عشق کا جنون۔۔؟

شایان جانتا تھا وہ رو رہی ہو گی۔۔۔ اِسی لیے وہ لان میں اکیلا بیٹھ گیا۔۔۔ سمرین نے اُسے لان میں دیکھا تو چائے بنا لائی۔۔۔

چائے اُس کے آگے رکھی تو شایان نے جھکی نظریں اُٹھالیں۔۔

مسکراہٹ کہ ساتھ بولا۔۔

شکریہ۔۔۔

سمرین نے اُس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔۔۔

شایان خوش تو ہو؟

سمرین نے اُس کے اُترے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔۔

جی میں خوش ہوں۔۔۔شایان نے نارمل ہو کر مختصر سا جواب دیا۔

جانتی ہوں بیٹا حرا کی محبت میں ایک اور شخص ہمیشہ ملوس رہے گا۔۔۔لیکن تم تو جانتے ہو ناوہ صرف تمہاری ہی تھی اور رہے گی بھی۔۔۔لیکن جس رشتے میں تم دونوں کو، دونوں ہی محبت تو کرتے ہو گے اِس رشتے سے لو چلو وہ نہیں تو تم ہی سہی۔۔۔تم تو رکھتے ہو نا یقین۔۔۔سمرین نے زور دے کر آخری جملہ ادا کیا۔

جی جی ہے یقین۔۔۔۔

تو بس اِس رشتے کو کبھی دل سے نا اُتار نا وہ ایک نا ایک دن خود محبت کا اطراف کرے گی۔۔۔

اور سب بھولے گی نہیں بھی تو سب جو نیا ہو گا اُسے یاد رکھے گی۔۔۔تو پہلے اُسے تمہارے ساتھ گزرا وقت یاد آئے گا اور پھر پہلے مگر سکون اُسے صرف اُسے تم سے ملے گا۔۔۔

شایان نے سمرین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور مسکراہٹ کے ساتھ اُن کا پھر سے شکریہ ادا کیا۔۔۔

حرا کا فون مسلسل بج رہا تھا

اُس نے تنگ آکر روتے ہوئے فون اُٹھایا تو ہیر کی آواز سُن کر اُسے راحت ملی۔۔۔

ہیر سے کافی دنوں بعد اُس کی بات ہو رہی تھی اور حرا کو تو اب ویسے بھی اُس کی باتیں اور اُس کی دوستی کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔

New Era Magazine

ہیر تم ملنے کب آؤ گی۔۔۔حال احوال پوچھنے کے بعد حرا نے سوال کیا

کل آ جاؤ۔؟ہیر نے پوچھا

ہاں ضرور آ جاؤ۔۔۔ہیر نے اپنی آواز کو نارمل کرنے کی کوشش کی مگر ہیر جانتی تھی وہ رو رہی تھی۔۔۔

ہیر نے بھی اُسے کافی دیر باتوں میں لگائے رکھا۔۔۔

شایان اِس دوران کئی بار کمرے تک آیا اور پھر باہر سے ہی چلا جاتا اُس کو یہ فکر نہیں تھی کہ اب وہ رو رہی ہے۔۔۔۔۔

حرا شام کے وقت کمرے سے باہر نکلی تو سب لان میں چائے پی رہے تھے حرا بھی آکر سمرین کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔

شایان نے ایک نظر اُس کی سوجی آنکھوں پر ڈالی جو کافی وجوہات کے باعث بھاری بھی نظر آ رہی تھی۔۔۔

چائے کے بعد۔۔۔شایان نے گھر واپس جانے کی اجازت مانگی اور حرا بھی اُس کے ساتھ ہی واپس آگئی۔۔۔

بھابھی آپ لوگ کل ہی جا رہے ہیں۔۔ حرا نے ریحان اور اُس کی بیوی کی واپسی کی خبر پر مختصراً سوال کیا

ہاں حرا کل ہی جائیں گیں۔۔۔ بھابھی نے پیار سے جواب دیا۔۔۔ اور دوبارہ پیکینگ میں مصروف ہو گئی۔۔

حرا کمرے میں چلی گئی۔۔۔

شایان باہر لان میں مولوی صاحب اور ریحان کی ساتھ ہی بیٹھا تھا

حرا کمرے میں آئی تو کھڑکی سے پردے ہٹائے۔۔۔

شام گزر رہی تھی رات اپنا اندھیرا بکھیرنے کو تیار تھی۔۔۔ شایان پر نظر پڑی تو۔۔

اُسے اچانک پُرانی یاد نے آگھیرا۔۔۔

شایان مت کرو۔۔۔ ماؤ ڈانٹے گی۔۔۔

میرے کپڑوں پر مٹی مت لگاؤ۔۔۔ جبکہ حرا کا منہ اور ہاتھ پاؤں سمیت کپڑے بھی مٹی سے بھر چُکے تھے۔۔ اور یہ کوئی تین، چار سال کے بچوں کی کہانی نہیں تھی جب شایان حرا کو اکثر ایسے ہی گندہ کر دیتا تھا۔۔

یہ ۱۲، ۱۳ سال کے بچوں کی کہانی تھی جو یوں ختم ہو گئی جیسے کسی کا وجود۔۔۔

اگر مجھے شایان کے ساتھ رہنا ہے تو میں اچھے وقت کو یاد کر کے بھی رہ سکتی ہوں جس سے اُس کو ساری خوشیاں مل جائیں گی اور میری نفرت کہی چھُپ جائے گی۔۔۔

حرا نے اپنی زندگی کو بہتر کرنے کا سوچا تھا اور یہ بات بھی ہیر نے اُس کے دماغ میں ڈالی تھی۔۔

حرا کوئی شخص محبت دے کر نفرت تب تک برداشت کرے گا جب تک اُس کی محبت میں تمہاری نفرت گھُل نہ جائے گی۔۔۔

تو بس اپنی نفرت کو کہی سائڈ پر رکھو اور ہمدردی، انسانیت اور اچھا وقت یاد کر کے اِس سفر کو آسان بناؤ۔۔اُس کا کوئی قصور نہیں کہ وہ تمہے محبت اب تک دے رہا جبکہ وہ سب جانتا ہے اور تم نفرت دے کر اُس انسان کو زندگی سے دور کر رہی ہو۔۔

حرا نے ہیر کی باتوں کے بغور ہی سہی مگر اپنی زندگی کے ساتھ شایان کی بھی تھوڑی فکر کی تھی۔۔۔

شام میں ہی حرا اور شایان دونوں کا ولیمہ تھا جو بہت دھوم دھام سے تو نہیں بلکہ خوشی کے ساتھ منانے کا ارادہ تھا۔۔

یہ مولوی صاحب کی خواہش بھی تھی اور یہی اچھا تھا کہ ہر سنت کو سنت کے طریقے سے ادا کیا جائے۔۔۔۔

حرا ابھی کے ساتھ پارلر روانہ ہو گئی۔۔۔

کل کی طرح دلہن بنے روپ میں تو وہ آج بھی تھی مگر روپ کل سے بھی زیادہ کِھلا کِھلا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد ہر دن لڑکی کے لیے نئے روپ سے بھرپور ہوتا ہے۔۔۔

وہ بہت نفاست سے سجی حرا اور وہ ہر طرح سے نکھرا نکھرا شایان دونوں سہی معنوں میں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

حرا گھر آکر اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا آپ دیکھ رہی تھی اُس نے کئی بار اِس روپ میں اپنے آپ کو صرف مُعید کے لیے دیکھا تھا۔۔

کیا وہ محبت میں اتنی کچی نکلی؟

کہاں گیا عشق کا جادو؟

یہ دو سوال اُس کی جان پر بن چکے تھے۔۔۔۔

دو آنسو آنکھوں کے کاجل کو بہاتے ہوئے اُس کو پھر سے معید کی یادوں کا راستہ دکھا رہی تھی۔۔۔۔

جب بھی وہ کسی بھی چھوٹی بات پر بھی اُس کے آنسو آتے تو معید اُس کے آنسو صاف کرتا۔۔۔

ہوتا صرف یہ خوابوں میں تھا حرا اصل میں کوئی کسی کے آنسو صاف تھوڑی کرتا۔۔ حرا نے خود اُسے ہی کہا۔۔ کیوں نہیں کرتا بھئی۔۔۔ اتنی پیاری بیوی ہو تو کون کمبخت یہ موقع ہاتھ سے جانے دے۔۔

شایان کب سے کمرے میں آ کر اُس کو بیڈ پر بیٹھا دیکھ رہا تھا۔۔ بولتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ اُس کے پاس آیا حرا نے اُسی رُخ کے ساتھ آئینہ میں اُسے دیکھا۔۔

شایان نے اُسے اپنی طرف رُخ دیا اور آنسو جو اب تک آنکھوں میں ٹھہرے تھے اور جو بکھر گئے تھے۔۔ ان کو صاف کیا۔۔

حرا رویا مت کرو باقی بے شک اُس کو یاد کر کے مسکرایا کرو۔۔

حرا نے شایان کی طرف دیکھا تو پھر اُسے شایان کی آنکھیں معید کی لگیں۔۔

ایک بات تو بتاؤ حرا جب بھی میری طرف دیکھتی ہو ایسا کیوں لگتا مجھے جیسے میری آنکھیں چوری کی ہیں۔۔ شایان کی بات پر وہ دھیما سا بغیر کسی وجہ کے مسکرائی۔۔

واہ۔۔ کاش یہ مسکراہٹ میری محبت کی طرح طویل ہو۔۔ کبھی نہ ختم ہونے والی۔۔

حرا نے اُس کے ہاتھ اپنی بازوں سے ہٹائے اور دور ہو گئی۔۔

چلیں؟ شایان نے ہاتھ آگے کیا۔۔ حرا نے مہندی لگے ہاتھ کپکپاہٹ کے ساتھ اُس کے آگے کر دیے۔۔ ارے ایک ہی دے دو۔۔ کافی ہے۔۔ مسکاتے ہوئے بولا۔۔

شایان نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اُسے کمرے سے لے کر نیچے آگیا۔۔

حرا سب سے پہلے اپنے ماں باپ سے ملی اور پھر وہ سب گھر کے لان میں آگئے جہاں ولیمے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔

مردوں کے لیے لان کا دوسرا حصہ تھا۔۔

اور عورتوں کے لیے لان کا داخلی حصہ۔۔

شایان مہمانوں سے مل رہا تھا مگر پر تھوڑی دیر بعد اُسکی نظر حرا پر جاتی حرا بھی اُسی وقت اُسی کو دیکھ رہی ہوتی دونوں کی نظریں ملتی تو حرا اپنی نظریں جھکا لیتی۔۔۔

مگر شایان اُس کی یہ ادا بھی دیکھتا۔۔۔

ولیمہ ختم ہوا تو سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گے۔۔۔ حرا اپنے ماں باپ کے ساتھ گھر آ گئی۔۔۔۔

وہ ابھی چینج کر کے لیٹنے ہی لگی تھی کہ دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔۔۔ حرا نے لاک کھولا تو شایان تھا۔۔

اوہ یہ میرا روم ہے تم یہاں۔۔۔ حرا کا جملہ

ادھورا رہ گیا جبکہ شایان آرم سے بیڈ پر لیٹ بھی چُکا تھا۔۔۔

حرا کو واقعی رونا آیا اُس نے آگے سے بولنا فضول سمجھا اور کھڑی رہ گئی۔۔۔

آج سے تم مجھے آپ کہہ کر مخاطب کرنا نہ بھولنا حرا۔۔۔ مجھے بہت پیار آتا تمہارے آپ کہنے پر۔۔۔

اور جو آپ مجھے تم کہتے ہیں۔۔۔ حرا نے دل میں سوچا۔۔

اور میں تمہیں تم ہی کہوں گا کون سا پیار آ جانا تمہیں مجھ پر۔۔۔

حرا حیران ہوئی اور دوسری سائڈ پر آ کر لیٹ گئی۔۔۔

عجیب انسان ہے۔۔۔۔

کبھی بھی آ جائے گا کہی بھی آ جائے گا کیسے بھی آ جائے گا کچھ بھی کہہ دے گا۔۔۔

حرا سوچتے ہوئے منہ میں ہی بول رہی تھی۔۔

New Era Magazine

کچھ بھی کر لوں گا مسز شایان

شایان اُس کے تھوڑا نزدیک ہوا اور بول کر مسکراہٹ کے ساتھ دوبارہ لیٹ گیا۔۔

یا اللہ میرے پر رحم فرما۔۔۔دعا کرتے ہوئے

حرا بھی لیٹ گئی۔۔۔

چار سال کی محبت کا جنون اُس پر جس طرح نکاح سے پہلے تھا اب وہ کم ہوتا جا رہا تھا وہ محبت دل کی راحت تھی جو اُس کو صرف خوابوں میں ملتی تھی لیکن اُنکی تعبیر اب شایان تھا۔۔۔انھیں سوچوں میں رات کے کسی پہر اُس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔

صبح فجر کے وقت شایان اُٹھا تو اُس کو اپنے قریب پایا۔۔۔

اُس کے چہرے پر آئے بال اُس نے پیار سے ہٹائے اور اتنے میں ہی اُس کی آنکھ کھُل گئی۔۔۔

وہ شایان کو اتنا قریب دیکھ کر کچھ بولی تو نہیں لیکن حیرت، خوف اور شرم و حیا۔۔۔سب اُس کی آنکھوں میں نظر آ رہا تھا۔۔۔

شایان نے کچھ سیکنڈ اُس کی آنکھوں میں اِن سب چیزوں کے ساتھ اپنا عکس دیکھا۔۔۔اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔۔۔

اُٹھو نماز کے بعد میں اور تم واک پر چلیں گے۔۔۔شایان کمرے کے دروازے کے قریب آ کر بولا۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حرا نے یوں ہی پوچھ لیا۔

کیوں۔۔؟ کوئی کام۔۔۔؟شایان نے تھوڑی حیرت سے پوچھا

حرا نے سر نہ میں ہلا دیا۔۔۔

شایان باہر نکل آیا اور اپنے گھر چینج کرنے کے لیے گیا۔۔

حرا اُس کے جاتے ساتھ ہے آنسو بہانے میں لگ گئی۔۔۔

آج پہلی بار لگ رہا تھا جیسے وہ خوابوں کی دنیا ایک قید تھی۔۔۔ مگر محبت کی دنیا میں سکون تھا۔۔۔

اور یہ، یہ جو حقیقت کی دنیا ہے۔۔۔ اِس بارے میں اُس کی رائے کوئی نہیں بدل پا رہا تھا۔۔۔

زبردستی کا رشتہ۔۔۔۔۔۔

وہ نماز پڑھ کر واپس آیا تو حرا ابھی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔

شایان کو آتا دیکھ کر اُس نے دعا طویل کر دی۔۔۔

شایان بیڈ پر آرام سے بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پندراہ منٹ گزر گئے۔۔۔ شایان اُٹھا اور اُس کے قریب آیا۔۔۔

حرا کی آنکھیں بند تھی۔۔۔ دروازہ کے قریب گیا اُسے کھول کر بند کیا اور وہی کھڑا ہو گیا حرا نے آنکھیں کھولی اور جلدی سے جائے نماز اُٹھایا۔۔۔ بیڈ پر ڈوپٹہ اُتار کر بیٹھی تو سامنے نظر جاتے ساتھ ہی وہ دوبارہ سیدھا ہوئی۔۔۔ شایان اُسی کو سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ وہ م۔۔۔ مجھے لگا آپ جا چکے ہیں۔۔۔۔ حرا اندر ہی اندر خود کو کوس رہی تھی۔۔۔۔ کہ ایک نظر دیکھ تو لیتی گیا بھی ہے کہ نہیں۔۔۔

جلدی کرو چلیں۔۔۔

شایان اُسی طرح کھڑے رہ کر سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔۔ حرا نے کپڑے پہلے ہی چینج کر لیے تھے اُس نے چپل پہنی اور چل دی۔۔۔ شایان سب کچھ نظر انداز کرتا ہوا اُس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔۔

وہ لوگ گھر سے باہر نکل آئے تھے۔۔۔ اور سڑک کی ایک سائڈ پر چل رہے تھے۔۔۔

حرا کیا وہ رات کو آیا تھا خواب میں؟ شایان کے سوال پر اُس کے قدم رُک گئے۔۔۔

حرا نے اُس کی طرف دیکھا اور سر نہ میں ہلا دیا۔۔

اب نہیں آتے خواب۔۔۔ حرا مدھم سے بولی

حرا خوش رہنا سیکھ جاؤ۔۔۔ اُس زندگی کا اس دنیا سے کوئی لینا دینا نہیں بلکہ کوئی یقین بھی نہیں کرتا

ہاں وہ محبت تھی تمہاری مگر وہ اِس دنیا میں ہی نہیں تو محبت میں گُم رہنے کا کیا فائدہ۔۔۔ حرا وقت لو جتنا مرضی لو مگر باہر آ جاؤ اُس بے نامی اور خوابی محبت سے۔۔۔ ایک نظر میری محبت پر ڈالو۔۔ واپس خالی نہیں جائے گی۔۔۔ اور تیزی سے اُس سے آگے نکل گیا۔۔۔

یہ میری محبت کو بے نام کہہ گیا۔۔۔ خوابی کہہ گیا۔۔ حرا کے دل سے اِن دو جملوں کی وجہ چُبھن ہوئی۔۔۔ وہ گھر واپس آ گئی۔۔۔ اور شایان اُس کو واپس جاتا دیکھ کر اُس کے پیچھے ہی آ گیا تھا۔۔۔

حرا سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی۔۔۔

لاک لگا کر وہ اُوندھے منہ رو رہی تھی۔۔۔

خوش رہنا سیکھ لو خوش رہنا بھی سیکھا جاتا کیا۔۔؟ یہ تو قسمت کی بات ہے کوئی ہزار غموں میں مبتلہ ہے پھر بھی خوش رہتا۔۔۔ کیوں اِس دنیا میں اُس کو جینا ہے۔۔۔اور کوئی خوشیوں میں ڈوبا بھی اپنے کچھ غموں کو لے کر اپنی قسمت اور اپنے نصیب کو کوس رہا ہوتا۔۔۔ انسان خدا کی رضا پر رہنا سیکھ لیتا ہے۔۔۔ مگر اُس کی رضا پر خوش رہنا نہیں سیکھتا۔۔۔

حرا ابھی زندگی کے اُس حصے میں تھی۔۔وہ زندگی کو جینا تو چاہتی تھی مگر دماغ میں ایک بات فوراً آجاتی بس اُتر گیا عشق کا جنون۔۔؟

شایان جانتا تھا وہ رو رہی ہو گی۔۔۔اِسی لیے وہ لان میں اکیلا بیٹھ گیا۔۔۔ سمرین نے اُسے لان میں دیکھا تو چائے بنا لائی۔۔۔

چائے اُس کے آگے رکھی تو شایان نے جھکی نظریں اُٹھا لیں۔۔

مسکراہٹ کہ ساتھ بولا۔۔

شکریہ۔۔۔

سمرین نے اُس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔۔۔

شایان خوش تو ہو؟

سمرین نے اُس کے اُترے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔۔

جی میں خوش ہوں۔۔۔شایان نے نارمل ہو کر مختصر سا جواب دیا۔۔

New Era Magazine

جانتی ہوں بیٹا حرا کی محبت میں ایک اور شخص ہمیشہ ملوس رہے گا۔۔۔ لیکن تم تو جانتے ہو ناوہ صرف تمہاری ہی تھی اور رہے گی بھی۔۔۔ لیکن جس رشتے میں تم دونوں کو، دونوں ہی محبت تو کرتے ہوگے اِس رشتے سے لو چلو وہ نہیں تو تم ہی سہی۔۔۔ تم تو رکھتے ہو نا یقین۔۔۔ سمرین نے زور دے کر آخری جملہ ادا کیا۔۔

جی جی ہے یقین۔۔۔۔

تو بس اِس رشتے کو کبھی دل سے نا اُتار نا وہ ایک نا ایک دن خود محبت کا اطراف کرے گی۔۔۔ اور سب بھولے گی نہیں بھی تو سب جو نیا ہو گا اُسے یاد رکھے گی۔۔۔ تو پہلے اُسے تمہارے ساتھ گزرا وقت یاد آئے گا اور پھر پہلے مگر سکون اُسے صرف اُسے تم سے ملے گا۔۔۔

شایان نے سمرین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور مسکراہٹ کے ساتھ اُن کا پھر سے شکریہ ادا کیا۔۔۔

حرا کا فون مسلسل بج رہا تھا

اُس نے تنگ آکر روتے ہوئے فون اُٹھایا تو ہیر کی آواز سُن کر اُسے راحت ملی۔۔۔

ہیر سے کافی دنوں بعد اُس کی بات ہو رہی تھی اور حرا کو تو اب ویسے بھی اُس کی باتیں اور اُس کی دوستی کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔

ہیر تم ملنے کب آؤ گی۔۔۔ حال احوال پوچھنے کے بعد حرا نے سوال کیا

کل آجاؤ۔؟ ہیر نے پوچھا

New Era Magazine

ہاں ضرور آجاؤ۔۔۔ہیر نے اپنی آواز کو نارمل کرنے کی کوشش کی مگر ہیر جانتی تھی وہ رو رہی تھی۔۔۔

ہیر نے بھی اُسے کافی دیر باتوں میں لگائے رکھا۔۔۔

شایان اِس دوران کئی بار کمرے تک آیا اور پھر باہر سے ہی چلا جاتا اُس کو یہ فکر نہیں تھی کہ اب وہ رو رہی ہے۔۔۔۔۔

حرا شام کے وقت کمرے سے باہر نکلی تو سب لان میں چائے پی رہے تھے حرا بھی آکر سمرین کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔

شایان نے ایک نظر اُس کی سوجی آنکھوں پر ڈالی جو کافی وجوہات کے باعث بھاری بھی نظر آ رہی تھی۔۔۔

چائے کے بعد۔۔۔شایان نے گھر واپس جانے کی اجازت مانگی اور حرا بھی اُس کے ساتھ ہی واپس آگئی۔۔۔

بھابھی آپ لوگ کل ہی جا رہے ہیں۔۔ حرا نے ریحان اور اُس کی بیوی کی واپسی کی خبر پر مختصراً سوال کیا

ہاں حرا کل ہی جائیں گیں۔۔۔بھابھی نے پیار سے جواب دیا۔۔۔اور دوبارہ پیکینگ میں مصروف ہو گئی۔۔

حرا کمرے میں چلی گئی۔۔۔

شایان باہر لان میں مولوی صاحب اور ریحان کی ساتھ ہی بیٹھا تھا

حرا کمرے میں آئی تو کھڑکی سے پردے ہٹائے۔۔۔

شام گزر رہی تھی رات اپنا اندھیرا بکھیرنے کو تیار تھی۔۔۔شایان پر نظر پڑی تو۔۔

اُسے اچانک پُرانی یاد نے آگھیرا۔۔۔

شایان مت کرو۔۔۔ماؤڈانٹے گی۔۔۔

میرے کپڑوں پر مٹی مت لگاؤ۔۔۔جبکہ حرا کا منہ اور ہاتھ پاؤں سمیت کپڑے بھی مٹی سے بھر چکے تھے۔۔اور یہ کوئی تین،چار سال کے بچوں کی کہانی نہیں تھی جب شایان حرا کو اکثر ایسے ہی گندہ کر دیتا تھا۔۔

یہ ۱۲،۱۳سال کے بچوں کی کہانی تھی جو یوں ختم ہو گئی جیسے کسی کا وجود۔۔۔

اگر مجھے شایان کے ساتھ رہنا ہے تو میں اچھے وقت کو یاد کر کے بھی رہ سکتی ہوں جس سے اُس کو ساری خوشیاں مل جائیں گی اور میری نفرت کہی چھپ جائے گی۔۔۔

حرا نے اپنی زندگی کو بہتر کرنے کا سوچا تھا اور یہ بات بھی ہیر نے اُس کے دماغ میں ڈالی تھی۔۔

حرا کوئی شخص محبت دے کر نفرت تب تک برداشت کرے گا جب تک اُس کی محبت میں تمہاری نفرت گھُل نہ جائے گی۔۔۔

توبس اپنی نفرت کو کہی سائڈ پر رکھو اور ہمدردی، انسانیت اور اچھا وقت یاد کر کے اِس سفر کو آسان بناؤ۔۔اُس کا کوئی قصور نہیں کہ وہ تمہے محبت اب تک دے رہا جبکہ وہ سب جانتا ہے اور تم نفرت دے کر اُس انسان کو زندگی سے دور کر رہی ہو۔۔

حرا نے ہیر کی باتوں کے بغور ہی سہی مگر اپنی زندگی کے ساتھ شایان کی بھی تھوڑی فکر کی تھی۔۔۔

رات کو شایان کمرے میں آیا تو حرا نے پہلے ہی اُس کا نائٹ سوٹ نکال کر رکھا تھا۔۔شایان حیران تو ہوا ہی تھا لیکن حرا سے اپنی حیرت چھُپاتا ہوا چینج کرنے چلا گیا۔۔واپس آیا تو چائے اُس کی سائڈ ٹیبل پر پڑی تھی۔۔۔

ایک بار پھر وہ حیران ہوا مگر اب کی بار چھُپا نہ سکا۔۔۔

حرا یہ کام تم کیوں کر رہی۔۔۔شایان نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

حرا اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

میں مسز شایان ہوں تو اتنا تو فرض بنتا ہے میرا۔۔۔

اور دوسری طرف منہ کر کہ بے آواز آنسو بہاتی ہوئی سو گئی

نہ شایان کچھ بولا نہ ہی حرا نے کوئی اور جواب دینے کی کوشش کی۔۔۔

شایان نے بس اتنی خواہش کی تھی کہ حرا زندگی کی طرف آجائے اور اُس سب سے نکل آئے اُس نے محبت میں لالچ نہیں کی تھی کہ مجھے بھی محبت کہ بدلے محبت ہی ملے۔۔۔اُس نے محبت کی بہتری چاہی تھی مگر اب وہ بہت جلد اُس پر مہربان ہونے والی تھی

فجر کے وقت حرا نماز پڑھ کر اُس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

فجر کے لیے شایان نے ہی حرا کو اُٹھایا

اور واک کا بھی بولا۔۔۔۔

وہ لان میں بیٹھی کل کے سارے لمحوں کو سوچ رہی تھی۔۔۔

کیسے صرف دو کام کرنے پر وہ یوں خوش اور حیران تھا جیسے سلطنت اُس کے قبضے میں آگئی ہو۔۔اب سے سارے کام میں خود کروں گی۔۔۔۔

اُس نے دل ہی دل میں خود سے کہا۔۔۔

شایان کی آواز نے اُسے خیالوں سے نکالا

چلیں پھر مسز شایان۔۔۔۔شایان بہت خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔۔

جی۔۔۔حرا نے فوراً جواب دیا کیوں مسکرانے کی وجہ سے اُس کی آنکھیں اور بھی اُس کو مُعید کی آنکھوں کی طرح لگتی تھی۔۔۔۔۔

شایان جب کبھی بھی حرا بولتا تو اُس کے خوابوں میں جو آواز معید کی تھی وہی شایان کی لگتی

اب شایان کی ہر چیز اُسے معید کی لگتی تھی

وہ چاہتی تھی وہ شایان کی دھڑکنیں سُنیں تا کہ اُن میں دھڑکتی محبت وہ پہچان سکے۔۔

معید کہتا تھا کہ میری دھڑکنوں میں تمہارے لیے محبت ہے اور یہ محبت جب کسی اور کے سینے کی دھڑکن بنی تو سمجھنا وہی تمہیں میری طرح محبت کرے گا۔۔۔

وہ دونوں خاموشی سے واک کر رہے تھے۔۔۔

دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی تھی اب تک حرا شایان کی جگہ معید کا ساتھ سمجھ کر چل رہی تھی۔۔۔

وہ یہ سمجھنے سے بھی قاصر تھی کہ کیوں معید کی ہر شے اُسے شایان میں نظر آتی ہے۔۔۔

حرا۔۔۔شایان نے پُکارا

حرا فوراً خیالات سے نکل آئی۔۔۔

جی۔۔۔جواب دھیمے لہجے میں دیا گیا

کیا سوچ رہی ہے آپ؟ شایان نے نرمی سے پوچھا

کچھ بھی نہیں۔۔۔ حرا نے مختصر سا جواب دیا

New Era Magazine

ہم کچھ بھی نہیں ہوتا کبھی کبھی سوچنے کے لیے۔۔پھر بھی انسان کھویا کھویا اپنی دنیا میں گُم سا اور بے حد الگ تھلگ رہتا ہے۔۔۔اِس بات سے بے خبر کے کوئی کتنی شدت سے اُس کے بولنے کا انتظار کر رہا ہے۔حرا نے شایان کی بات کاٹ دی۔۔۔اور بولی

اور یوں ہی کوئی بے خبر سا رہتا ہے کہ وہ انسان اپنی جگہ کتنی کوشش کر رہا ہے اپنے آپ کو بار بار ڈوبنے سے بچا رہا

شایان نے اُس کی طرف دیکھا اور حرا نے بھی مسکرا کر اُس کی طرف دیکھا۔۔۔شایان نے اُس کی طرف کچھ سیکینڈ مسلسل دیکھا مگر اُس نے آگے دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔۔

حرا خوش رہا کرو بس یہی چاہتا مجھے تم سے کوئی لالچ کی محبت نہیں

میری محبت صرف تم ہو۔۔نہ ہی مجھے میرے حصے کی محبت چاہیے نہ میں مانگو گا۔۔۔

تم زندگی کی طرف لوٹ آؤ میں نہیں کہوں گا اُس کو بُھلا دو ہاں اُس کو اچھی یادوں کا حصہ بناؤ۔۔۔۔

خوش رہو بھلے پھر خوش رہنے کے لیے تم اُس کی یادوں کا سہارا لو۔۔۔یا حقیقی رشتے کی پہچان کرو۔۔۔

شایان کے لیے ناشتہ بناتے ہوئے وہ اچھا سوچ رہی تھی۔۔۔وہ اب سے اچھا سوچنا چاہتی تھی۔۔

معید کو شایان میں ڈھونڈتی رہتی تھی۔۔۔اور معید کی ہر عادت شایان میں نظر آہی جاتی

۔۔۔

وہ خوش رہنے لگی تھی۔۔

شایان کا ہر کام خود کرتی۔۔مولوی صاحب کی بھی دوائیوں اور بھی سارے کاموں میں حصہ لیتی

سمرین اُس کے پاس اکثر آجاتی۔۔۔

اور اُس کو بدلتا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہوتی۔۔۔ہیر بھی بہت سمجھاتی اور ایک اچھا دوست وہی ہوتا ہے جو بہتری کی طرف آپ کو زبردستی لے کر آئے۔۔۔۔

البتہ شایان کے ساتھ کام کے علاوہ اب بلکل ہی بول چال بند کر رکھی تھی۔۔۔اسے ڈر تھا کہیں وہ معید کی ساری محبت شایان کو نہ دے دے۔۔۔

اور وہ دینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

وقت گزر رہا تھا اور یوں شادی کو ا مہینہ گزر چُکا تھا۔۔۔

آج اُس نے سمرین کے ساتھ بازار جانے کا سوچا تھا۔۔۔۔

مگر شایان نے اُسے کہہ دیا کہ وہ خود لے کر جائے گا۔۔۔

وہ شام کو آفس سے گھر آیا تو حرا اُسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

چلیں۔۔؟شایان نے لان میں سوچوں میں ڈوبی حرا کو دیکھا اور اُس کے پاس آکر بولا۔۔۔

جی۔۔۔۔چلیں۔۔۔۔حرا مختصر اًسی بات کرتی تھی۔۔۔

بازار میں بھی وہ خاموش رہی۔۔۔زہن میں معید کا سوچ کر کہ معید کو یہ رنگ پسند تھا اور جس طرح کے کپڑوں میں وہ اُس کی تعریف کرتا تھا۔۔۔وہ وہی ڈھونڈ رہی تھی کہ شایان اُس کے دماغ کے مطابق اُسے وہ سوٹ نکال کر دکھاتا اور وہ ہاں میں سر ہِلا دیتی۔۔۔

واپسی پر شایان نے اُسے کھانے کا کہا تو وہ صاف انکار کر گئی۔۔۔۔

شایان نے بھی زیادہ زور زبردستی نہیں کی۔۔۔

رات کو جب حرا کمرے میں آئی تو شایان کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

اور وہ اُس کی اکاؤنٹنٹ تھی۔۔۔

حرا کو پہلی بار احساس ہوا کہ آج سے پہلے کبھی بھی شایان نے لڑکی سے بات نہیں کی اور آج اتنی تفصیلاً

New Era Magazine

وہ خدشے میں چلی گئی کہ ہیر کی باتیں کہی سچی نہ نکلے۔۔۔کچھ دن پہلے ہی وہ اُسے سمجھا رہی تھی کہ مرد کا دل کسی دوسری لڑکی کی طرف جاتے دیر نہیں لگتی

اور ایسا تب ہوتا ہے جب وہ ایک لڑکی کے پیچھے بھاگتا بھاگتا تھک جائے۔۔۔

ہیر نے یہ بات مزاق میں کی تھی مگر یہی بات حرا کے ذہن میں بیٹھ گئی تھی

وہ پریشان ہوتی ہوئی اپنے جگہ پر آکر لیٹ گئی۔۔۔

اور اپنے آپ کو یہی کہتے اور سمجھاتی تھک گئی کہ اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر سب سے زیادہ فرق اُسے ہی پڑ رہا تھا۔۔۔اِسے جنگ میں اُس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔جبکہ شایان کی میٹنگ کافی دیر تک جاری رہی۔۔۔۔۔۔۔

صبح وہ نماز کے لیے اُٹھی مگر واک پر نہ گئی۔۔

ناشتہ بنا کر رکھ دیا اور اپنے کمرے میں آکر دوبارہ سو گئی۔۔۔

شایان مسلسل کام میں مصروف تھا اور اِس بات پر دھیان نہیں دے پایا کہ حرا کے مزاج بدلے ہوئے ہیں۔۔

شایان کی گاڑی گھر سے باہر نکلی تو اُسے اور غصہ آیا

کہ اُس نے ایک بار بھی نہیں پوچھا

مگر وہی بات اُس کی زبان پر مسلسل تھی

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے تو دوسری شادی۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ حرا نے اپنی زُبان کو روک لیا

بلکل نہیں۔۔۔

وہ عجیب سی کشمکش میں تھی۔۔۔ معید کی ہر خوبی اور خامی بھی اُس نے شایان میں کہی نا کہی فِٹ کرلی تھی۔۔۔ مگر اِس سب میں وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ محبت بھی تو معید کی اُنہی خوبیوں اور خامیوں سے تھی۔۔۔۔

جواب شایان میں نظر آنے لگی تھی۔۔۔

شام کو اُس نے اپنے آپ کو پہلی بار شایان کے لیے سجایا۔۔۔

ہلکا سا میک اپ اور فیروزی رنگ کا ہلکا سا سوٹ۔۔۔ پہن کر۔۔۔ ہاتھ میں منگنی کی انگھوٹی پہن کر وہ دکھانا چاہتی تھی کہ وہ اُس کی کیا لگتی ہے۔۔۔۔

بھابی سے کال پر گپ شپ کر رہی تھی جب۔۔ شایان کے ساتھ ایک لڑکی کی بھی آمد ہوئی جو کہ شکل سے فارنر لگ رہی تھی۔۔۔

مولوی صاحب مذہبی جماعت کے ساتھ درسوں کے لئے شہر سے باہر تھے اِسی لیے شایان کو عینا کو لاتی ہوئے کوئی جھجھک نہ محسوس ہوئی۔۔ مگر حرا کے چہرے کے رنگ اور ماتھے پر پسینہ

۔۔اِس بات کو صاف ظاہر کر رہا تھا کہ وہ شایان کے ساتھ کسی اور کو اب نہیں دیکھ سکتی اور اِس لڑکی عینا کا یہاں آنا اُسے بلکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔۔

شکل سے لگنے والی فارنر عینا تھی

پاکستانی لیکن حلیے سے وہ فارنر ہی لگ رہی تھی۔۔۔شایان حرا کو دیکھ چُکا تھا۔۔اور اُس کے چہرے کے تاثرات بھی۔۔۔

عینا یہ حرا ہے۔۔۔میری بیوی۔۔۔شایان نے گھر کے داخلی دروازے پر رُک کر ہی عینا کو ملوایا۔۔حرا مسکرا کر ملی۔۔۔

حرا یہ میری نیو اسسٹینٹ ہیں اِن کو ابھی تک رہنے کی کوئی اچھی سی جگہ نہیں ملی کل پرسوں تک یہ ہمارے ساتھ رہے گی۔۔۔

شایان نے حرا کے حلیے کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔اور پھر اپنی بات کہہ دی

New Era Magazine

ٹھیک ہے۔۔۔میں کھانا لگواتی ہوں۔۔۔حرا کہہ کر کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔

شایان کے ساتھ عینا نے بھی حرا کا رویہ محسوس کیا تھا۔۔

میں۔۔۔میں دکھا دیتا ہو آپکو گیسٹ روم۔۔آئیں۔۔۔شایان نے عینا کو یوں ہی کھڑا دیکھا تو بولا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔۔۔

حرا کچن میں جا کر غصیلے انداز میں برتن اکھٹے کر رہی تھی اور ڈائنگ تک لا رہی تھی۔۔۔پیچھے سے شایان آ گیا۔۔۔

ح۔۔۔ابھی وہ اُس کا نام لیتا کہ حرا کی باتیں سُننے رُک گیا۔۔۔گیسٹ ہاوس سمجھ رکھا ہے۔۔۔

جس کو بھی جگہ نہ ملے یہاں آ جائے۔۔۔

اور بیوی پر ایک نظر نہ ڈالی۔۔۔بس عینا عینا۔۔۔۔۔

شایان وہی رُک گیا تھا۔۔۔

اوہ ہو حرا تم ایک پڑھی لکھی ہو ایسا نہیں سوچتے وہ مہمان ہیں۔۔۔تم ایک اچھی بیوی کی طرح اُس کو اچھی طرح ڈیل کرو گی۔۔۔ہاں۔۔۔لیکن ایک بیوی بھی تو ہوں نا۔۔۔اگر کوئی اور سین ہوا تو۔۔۔۔

حرا خود سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔وہ بولتے بولتے دروازے کی طرف آئی ڈائنگ پر جانے کے لیے تو شایان آگے آگیا۔۔۔۔

آج زیادہ ہی نہیں بیوی بیوی ہوئی پڑی تم۔۔۔شایان مسکراہٹ کے ساتھ بولا

اور کیا اب میں عیناعینا کرو؟

حرا نے منہ میں بولا۔۔لیکن وہ سوچ یہ رہی تھی کہ شایان نے کیا کیا سُنا۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ صرف دو دن۔۔۔ ویسے بہت زیادہ پوسیسو ہو رہی تم۔۔۔۔

وہ بھی ڈائنگ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ حرا بھی آکر بیٹھ گئی۔۔۔

کھانا شروع کریں۔۔۔ حرا بولی

نہیں ہم عینا کا انتظار کریں گئے۔۔۔

شایان نے حرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔اور کھانا ڈالنے لگی۔۔۔

لیکن کھانا شروع نہیں کیا۔۔

اب کھا بھی لو بھوک جو لگی۔۔۔شایان نے اُس کی پلیٹ اپنے آگے کر لی اور کھانا شروع کر دیا تاکہ وہ بھی کھا سکی

حرا نے اپنے لیے اور کھانا ڈالا اور کھانا شروع کیا۔۔۔

عینا جب آئی تب تک حرا کھا کر فارغ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

عینا مسلسل شایان سے باتوں میں مشغول رہی۔۔۔۔۔

حرا نیند کا بہانا کر کے اپنے کمرے میں آگئی اور چینج کرنے چلی گئی۔۔۔شایان بھی تھوڑی دیر میں آیا کمرے میں تو وہ سونے کی ایکٹنگ کرنے میں بزی تھی۔۔۔۔

New Era Magazine

آہ۔۔۔سو گئی۔۔۔ چلو میں عینا کو بول دیتا ہوں چائے کا۔۔۔۔

شایان بول کر دو منٹ رُکا تو حرا فوراً سے اٹھ کر چائے بنانے چلی گئی۔۔۔

اب لگ رہی ہو نا بیوی۔۔۔۔شایان لیٹتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جبکہ حرا عینا سے تنگ آ چکی تھی۔۔۔۔

اب پتا چلا حرا بی بی۔۔۔شوہر کے ساتھ کسی اور لڑکی کا نام بھی نہیں برداشت کرتی تم اور شایان کیسے دن رات مُعید کی محبت کا احساس میرے ساتھ برداشت کرتا ہو گا

۔۔۔وہ خود سے ہمکلام تھی۔۔۔۔

آج تک وہ اپنی محبت نہ بھول سکی تھی۔۔۔

New Era Magazine

اور اُس عینا کو وہ دو دن کیا دو گھنٹے بھی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

محبت ایسی ہی چیز ہے۔۔۔ جب ہمیں ملے اور ہم ٹھکرا دیں تو ایک دن ہماری بھی کوئی نہیں لیتا۔۔۔ سہی وقت پر ایک محبوب مل جائے یہ ٹھیک ہے لیکین محبوب سہی ہو اور غلط وقت پر مل جائے تو ساتھ وہ بھی بس ایک دم چلتا ہے۔۔ دوسرا قدم وہ بھی نہیں رکھتا۔۔۔۔

حرا سوچتے سوچتے چائے کمرے میں لائی تو شایان سو چکا تھا۔۔۔

عجیب انسان سے چائے کا کہہ کر سو گیا۔۔۔۔

حرا نے چائے ٹیبل پر رکھ دی اور خود بھی آ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

سونے کے لیے آنکھیں بند کی تو آج معید نہیں شایان کا چہرہ نظر آیا۔۔۔۔

New Era Magazine

ادھوری محبت کے بعد ایک اور کوشش نے مکمل محبت اُس کو دے دی تھی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اور ایسا ہی ہوا۔۔نائٹ بلب کی روشنی میں وہ شایان کو دیکھتے دیکھتے سو گئی۔۔۔۔

صبح ہمیشہ کی طرح شایان اُٹھا مگر حرا کو اُٹھا کر واک کا نہیں کہا اور خود نکل آیا

عینا بھی اُس کے ساتھ ہی واک کے لیے نکل گئی۔۔۔

پہلے سے ہی اُس کو اِس بات کا غصہ تھا کہ شایان اُسے ساتھ نہیں لے کر گیا

New Era Magazine

حرا اُن دونوں کو ایک ساتھ گھر کے اندر داخل ہوتا ہوا دیکھ کر اور غصے میں آ گئی۔۔۔

شایان کمرے میں آیا تو آفس کے لیے کپڑے نہ ملے۔۔۔ جبکہ حرا اُس کو غصے میں ملی۔۔۔ وہ کپڑے خاموشی کے ساتھ خود ہی نکال کر چینج کرنے چلا گیا۔۔۔

عینا کو بُلا لیا ہوتا اِس کام کے لیے بھی۔۔۔

آرام سے صوفے پر بیٹھ کر بولی۔۔۔

شایان باہر آیا تو ہر چیز یہاں وہاں ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

حرا کیا بات ہے۔۔ آج۔۔ سب کُچھ۔۔۔ وہ ابھی اِتنا ہی بولا تھا کہ حرا بولی۔۔

عینا کو بُلا لیں سب کُچھ ڈھونڈ کر دے گی۔۔۔۔

New Era Magazine

اور کمرے سے باہر جانے لگی۔۔

حرا۔۔۔۔۔

شایان نے روکا۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف مُڑی۔۔۔کہ شائد سوری بول دے گا۔۔۔یا کچھ اور۔۔۔

عینا کہ لیے بھی ناشتہ بنا دو۔۔۔

شایان جان پوچھ کر اُس کو تنگ کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

حرا غصے سے دروازہ بند کر کے چلی گئی۔۔۔

New Era Magazine

شایان اُس کے رویے پر خوش بھی تھا اور پریشان بھی۔۔ کہ کہیں کُچھ عجیب سوچ لے کر نہ بیٹھ جائے۔۔۔۔۔۔

سارا دن ہیر سے بات کرتے ہوئے ایک ہی بات سمجھ میں آئی کہ عشق کا جادو خوابوں میں ہی اچھا لگتا ہے حقیقت میں اگر ہو جائے تو انسان خواب دیکھنا چھوڑ دیں۔۔۔

حقیقت میں صرف محبت اور عشق ہی اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔

نہ کہ جادو۔۔۔۔

وہ جیسے تیسے کرتے ہوئے اپنے آپ کو تیار کر چکی تھی کہ وہ اب شایان کو قبول کر چکی ہے۔۔۔اور محبت بھی کہی نا کہی اُس کے ساتھ دل میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

New Era Magazine

رات کو جب شایان عینا کہ ساتھ واپس آیا تو حرا بے اُسی طرح شایان کی ہر بات ہر چیز نوٹ کی۔۔۔ جیسے وہ پہلے کرتی تھی۔۔۔شایان کے دل سے واقع حرا کبھی بھی ہِل نہ پائی۔۔۔ بچپن سے کی جانے والی محبت۔ حرا کو اُسی طرح نظر آئی جیسے عینا کے آنے سے پہلے تھی۔۔۔۔۔

رات کو چائے لے کر آئی تو شایان کے جوتوں میں دو رنگوں کی جراب دیکھ کر حیران ہوئی ایک کوئی اور تھی اور دوسری کوئی اور۔۔۔۔

اور ایک قہقے کی طرح اُس کی ہنسی نکلی پھر بس شایان حیران ہوا شائد آج پہلی بار اُس کو اتنا کھُل کر ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

شایان نے اُسے روکا نہیں۔۔۔

اور اُس طرف نظر کی جس طرف دیکھ کر وہ ہنس رہی تھی۔۔اب وہ بھی ہنسا تو حرا اُس کی طرف مُتوجہ ہوئی۔۔۔

روز یوں ہی ہنسو گی تو روز الگ الگ جراب پہننے میں کوئی ہرج نہیں مجھے۔۔۔

شایان محبت کے ساتھ اُس کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

New Era Magazine

حرا بھی مسکرائی۔۔

اور آ کر لیٹ گئی۔۔۔۔جبکہ شایان اُسکی ہنسی کو بار بار یاد کر رہا تھا۔۔۔

دل میں ایک بھت خوبصورت اُمید تھی

اور وہ مکمل ہونے والی تھی۔۔شایان تو جس کیفیت میں تھا وہ تو پہلے دن سے ہی تھا مگر حرا کے دل سے سارے غلط خیالات نکل کر صرف محبت کا خیال آ رہا تھا۔۔

حرا اپنے کاموں میں مصروف تھی۔ جبھی اُس کا فون بجنے لگا

ہیر کی کال آ رہی تھی۔۔اُس نے فون اُٹھایا ہی تھا کہ ہیر کی سخت قسم کی ناراضگی شروع ہو گی۔۔۔

بھول گئی شادی کروا کر۔۔۔۔

ایک بار بھی فون نہیں کیا تم نے۔۔۔وہ مسلسل شکوے کر رہی تھی حرا نے آرام سے مسکرا کر اُس کے شکوے سُنے۔۔۔پھر بولی۔۔۔

تم بھی ہو جاؤ غائب۔۔۔تاکہ ہم دونوں کے پاس کرنے کے لیے ایک جیسی باتیں ہوں۔۔۔

ہیر اُس کی بات سُن کر ایک بار پھر شروع ہو گئی۔۔

میری شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے۔۔۔

اور تم لازمی آؤ گی۔۔۔۔

ہیر نے ایک رُعب دار لہجے میں کہا۔۔۔

حرا کو واقع بہت خوشی ہوئی تھی کہ اُس نے اپنی زندگی میں ہیر کو ایک بہترین دوست پایا جس نے حرا کی تمام مشکلیں اور دماغی فتور کو ختم کرنے میں مدد کی اور اب اُس کی بھی زندگی سنور رہی تھی۔۔۔

بہت خوشی کے ساتھ حرا نے اُسے مبارکیں دیں۔۔۔اور خوش نصیبی کی دعائیں دی۔۔۔۔

ہیر نے اُس کے گھر شادی کا کارڈ بھی بھجوانے کا کہہ دیا تھا اور خود نہ آنے کی معزرت کر لی۔۔۔۔

رات کو شایان جب واپس آیا تو عینا اُس کے ساتھ نہ تھی۔۔۔حرا کو سکون ہوا۔۔

اُس نے ہیر کی شادی کا کارڈ لا کر شایان کے سامنے رکھ دیا۔۔۔

اور خود صوفے کی دوسری سائیڈ پر بیٹھ گئی۔۔شایان نے ٹی وی کا رموٹ سائیڈ پر رکھا اور کارڈ اُٹھایا۔۔۔اُس نے ایک نظر حرا کی طرف اور ایک نظر کارڈ کی طرف دیکھا۔۔

چلیں گے۔۔۔شایان نے مسکرا کر کہا۔۔

حرا فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھی اور بولی میں ماؤ کی طرف چلی جاؤ۔۔۔شاپنگ کرنے۔۔۔

آج سے پہلے اُس نے کبھی بھی شایان سے اجازت نہیں مانگی تھی۔۔۔شایان تو حیران تھا ہی مگر حرا نے اب اپنے آپ کو بدلنے کا سوچ لیا تھا۔۔

ماؤ کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ میں لے جاتا ہوں۔۔۔شایان نے پیار سے کہا

حرا اُس کے لہجے کو پہلے ہی بہت بہترین سمجھتی تھی۔۔۔اور جب وہ ایسے بولتا تو حرا کو بے اختیار محبت نظر آتی۔۔۔۔

جی۔۔میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔ حرا فوراً سے اُٹھی۔۔۔۔۔

اور چینج کرنے چلی گئی۔۔ آئینے کے سامنے اُس نے ڈوپٹہ سر پر سیٹ کیا اور دو منٹ رُکی۔۔

بہت خوبصورت لگتی ہو ڈوپٹے میں۔۔۔۔

مُعید۔۔۔کی یاد۔۔۔مُعید کی آواز جو سب سے پوشیدہ تھی۔۔۔وہ اُس کے ساتھ ساتھ تھی۔۔۔۔

لیکن نہیں اُس نے آنسو صاف کیے اور نیچے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

چلیں۔۔۔شایان کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے کہا۔۔

جی چلیں۔۔۔۔۔

شایان نے اُس کی طرف ایک گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

دونوں مختلف دُکانوں پر گئے اور مختلف چیزیں لی۔۔۔

ساتھ میں ایک بہترین سا تحفہ ہیر کے لیے بھی لیا۔۔۔۔

شایان کے دل میں روز حرا کا ایک نیا روپ دیکھ کر سکون پھیلتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اصلی عشق تو شایان نے کیا تھا۔۔۔

بچپن سے کی گئی۔۔۔ محبت کبھی بھی اُس کے دل سے دور نہ گئی۔۔۔ چاہے وہ خود کے دل میں کسی اور کو رکھتی تھی۔۔۔

New Era Magazine

اُس نے اِس بات کو بھی نظر انداز کیا اور یہ بھی کہ وہ شائد کبھی بھی اپنے دماغی فِطور کو عشق کا نام دینا نہ چھوڑے۔۔۔۔

لیکن شایان نے بغیر لالچ کے عشق کیا۔۔

اور یقیناً اُس کو صبر کے ساتھ ساتھ محبت کا بھی اجر مل رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے اللہ کا جتنا چاہے مرضی شکر ادا کرتا سب کم تھا۔۔۔۔

وہ یہی سوچتے سوچتے حرا کے ساتھ ساتھ چلنے کو تیار تھا۔۔۔۔ جب حرا نیچے اُتری۔۔۔ اور بولی چلیں۔۔۔۔۔

آج ہیر کی بارات تھی۔۔۔مہندی پر ہیر سے مل کر اُس نے ساری بات بتائی کہ کیسے محبت کے اصلی رنگ اُس کو بدل رہے ہیں۔۔۔۔

جی چلیں۔۔۔شایان نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔

حرا نے لائٹ پنک کلر کا ڈریس پہنا تھا۔۔۔

جس میں واقع وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

:----------------------

گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔۔۔شایان نے ایک بیوٹی شاپ کے سامنے گاڑی روکی۔۔۔تو حرا حیران ہوئی۔۔۔مگر خاموش رہی۔۔۔۔

New Era Magazine

شایان اُترا اور اندر گیا۔۔۔واپس آیا تو اُس نے حرا کی طرف لپسٹک کی۔۔۔ حرا اور حیران ہوئی۔۔۔

کیا۔۔؟ حرا نے پوچھا۔۔۔

تمہارے پاس ریڈ لپسٹک نہیں تھی۔۔۔ لیکن اِس کے ساتھ اچھی لگے گی۔۔لگا لو۔۔۔

شایان کی بات سُن کر وہ شرما کر مسکرائی۔۔۔۔

اور موبائل کا کیمرا کھول کر لپسٹک لگانے لگ گئی۔۔۔

پرفیکٹ۔۔۔۔۔شایان نے اُس کی طرف دیکھا اور گاڑی چلا دی۔۔۔۔۔

ہیر اور عبداللہ کو سٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں روایتی دلہا دلہن کی طرح نہیں تھے۔۔۔۔دونوں میں اچھی دوستی تھی۔۔۔۔

اور سٹیج پر بیٹھ کر سہی گپ شپ بھی لگ رہی تھی۔۔۔۔

حرا اور شایان سٹیج پر اُن سے ملنے گئے۔۔۔تو حرا نے بہت دعائیں دی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں سٹیج سے اُترے تو۔۔۔ حرا نے شایان سے کہا۔۔۔

اِس لڑکی کو شائد میں کبھی بھی دوست نہ بناتی لیکن اِس کی ایک چیز سے میں اِس کی طرف کھینچتی چلی گئی۔۔۔

شایان نے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا وہ کیا۔۔۔؟

تو وہ بولی۔۔۔

اِس نے بغیر لالچ کے میری بھلائی چاہی اور میری خوشیوں کی خاطر میرے ساتھ رہی۔۔۔

یہ وہ ہے جس نے مجھے آپکی طرف کا راستہ دکھایا۔۔۔

اور مجھے آپ سے محبت کروانے کی کوشش کی۔۔۔۔

اور مجھے آپ سے بے انتہا محبت ہو گئی۔۔۔۔ ہے۔۔۔

New Era Magazine

حرا بول کر نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

شایان کچھ دیر اُس کی طرف دیکھتا رہا پھر اُس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

****

ختم شد

نوٹ

عشق کا جادو پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine